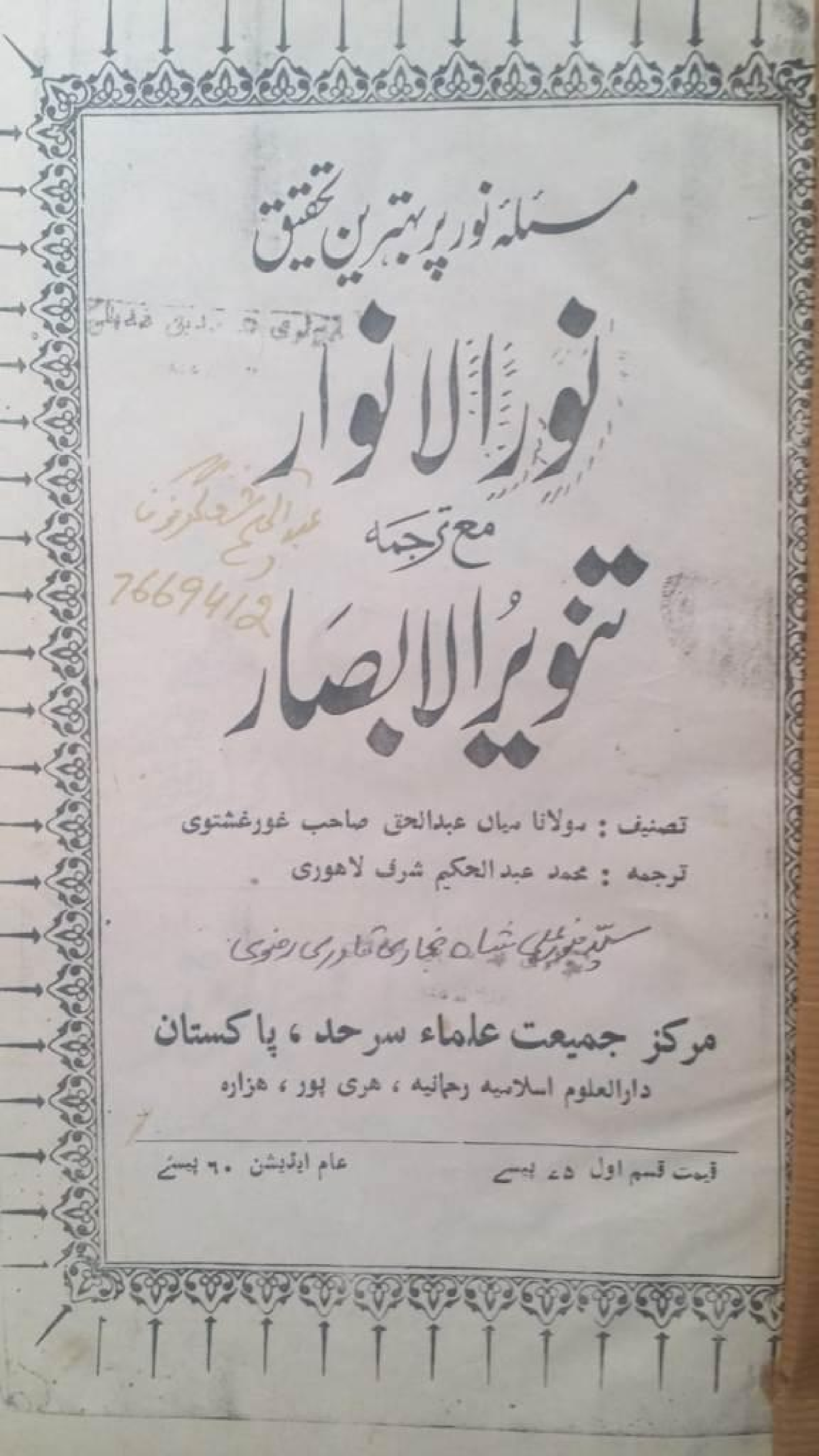


مسئلۂ نور پر بہترین تحقیق

نور الانوار

مع ترجمہ

تنویر الابصار

7669412

تصنیف : مولانا میاں عبدالحق صاحب غورغشتوی

ترجمہ : محمد عبدالحکیم شرف لاہوری

مرکز جمیعت علماء سرحد ، پاکستان

دارالعلوم اسلامیہ رحمانیہ ، ہری پور ، ہزارہ

قیمت قسم اول ۷۵ پیسے — عام ایڈیشن ۶۰ پیسے

اشاعت نمبر ۴

قَدْ جَآءَ کُمْ مِّنَ اللّٰہِ نُوْرٌ وَّ کِتٰبٌ مُّبِیْنٌ ۝ الآیۃ

اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ (الحدیث)

جن کی آمد مِنَ اللّٰہِ نُوْرٌ میں ہے
نورِ اوّل کی طلعت پہ لاکھوں سلام

نُورُ الانوار (مع ترجمہ عربی)

فی بیانِ نورِ سیّدِ الابرار صلی اللہ تبارک و تعالیٰ علیہ وسلم

مع ترجمہ

تنویر الابصار بذکر نورِ احمد المختار ۝

تصنیف استاذ العلماء حضرت مولانا میاں عبد الحق صاحب غورغشتوی مدظلہ العالی

ترجمہ از قلم محمد عبد الحکیم شرف لاہوری

جمعیت علمائے سرحد پاکستان دار العلوم اسلامیہ رحمانیہ ہری پور ہزارہ

کتبہ سید شاہ عبد العزیز محبوب آبادی

حرفِ اوّل

للہ الحمد کہ جمعیت علمائے سرحد پاکستان نے ایک سال کے مختصر عرصہ میں بفضلہ تعالیٰ نمایاں کامیابی حاصل کی ہے بیشمار مشکلات کے باوجود سات رسالے قدر دان ہاتھوں تک پہنچ چکے ہیں (۱) فضائل اذکار ختیم غوثیہ شریف کی نفیس تحقیق (۲) الحجۃ الفاخرۃ ایصالِ ثواب کیلئے دن مقرر کرنے پر بحث (۳) اتیان الارواح روحیں مختلف دنوں میں اپنے گھر آکر صدقات وخیرات کا مطالبہ کرتی ہیں (۴) بذل الجوائز۔ نماز جنازہ کے بعد دعا کرنے کی فقہی تحقیق وتدقیق (۵) جنازہ کے بعد دعا سے متعلق حدیثی تحقیق (۶) جنازہ کے ساتھ بلند آواز سے ذکر پر بہترین ریسرچ۔ (۷) غایۃ الاحتیاط فی جواز حیلۃ الاسقاط۔ حیلہ اسقاط پر مفصل کلام

اس تمام کامیابی کا انحصار جمعیت کے جملہ اراکین کے بھرپور خلوص اور بلند عزائم پر ہے بالخصوص حضرت خواجہ محمود الرحمٰن صاحب سجادہ نشین چھوہر شریف حضرت خواجہ فضل الرحمٰن صاحب سرپرستان جمعیت حضرت مولانا صاحبزادہ طیب الرحمان صاحب، صدر جمعیت و جنرل سیکرٹری دار العلوم اسلامیہ رحمانیہ ہری پور مولانا عطا محمد صاحب نائب ناظم جمعیت صاحبزادہ سید محمد شاہ صاحب (گنجہ شریف) نائب صدر اور مولانا عبد المالک صاحب ناظم نشر واشاعت کی خصوصی توجہات ان تھک کوششوں کو بہت بڑا دخل ہے۔ تمام اراکین بجا طور پر مبارکباد کے مستحق ہیں۔

خصوصاً جناب عبد الرحمٰن صاحب ہزارہ سوپ فیکٹری والے شکریہ کے مستحق ہیں کہ انہوں نے بذل الجوائز کی اشاعت میں خصوصی تعاون کیا ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو دین اسلام کا مزید درد اور توفیقِ عمل عطا فرمائے۔ آمین

محمد عبد الحکیم شرف لاہوری ناظم جمعیت علمائے سرحد پاکستان ہری پور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مستحق ہر ستائش وہ ذات کریم ہے جس نے ارض و سماء کو انبیاء و ملائکہ سے زینت بخشی اور صلوٰۃ و سلام اس ذات کریم پر جو مرکز انوار، رشک آفتاب و مہتاب اور سرور انبیاء و رسل ہیں نیز آپ کی آل پاک اور صحابہ کرام پر جو ہدایت و یقین کے درخشاں ستارے ہیں خصوصاً پیکر رشد و ہدایت خلفاء پر۔

بعد از حمد و ثنا۔ ان دنوں ہمارے علاقے میں محمد بن عبدالوہاب نجدی کے حق سے برگشتہ پیروکار اہلسنت وجماعت کے بارے میں محض اس لیے زبان دراز ہوگئے ہیں کہ اہل سنت وجماعت اپنی مجلسوں اور محفلوں میں نبی اکرم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو **نور**، **سراج منیر** اور **نور الٰہی** (تجلیات الٰہیہ) سے پیدا ہونے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم الحمد للہ الذی نور السمٰوٰت والارض بالملائکۃ والنبیین والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ الذی ھو نور الانوار و شمس الشموس وبدر البدور وسید الانبیاء والمرسلین وعلیٰ اٰلہ واصحابہ الذین ھم نجوم الاھتداء والیقین لاسیما الخلفاء الراشدین المھدیین۔

امابعد فلما طال لسان الزائغین من اتباع محمد بن عبد الوھاب النجدی فی ھذہ الایام فی دیارنا علی اھل السنۃ والجماعۃ الواصفین فی محافلھم ومجالسھم النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بالنور والسراج المنیر وانہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اول نور خلقہ اللہ تعالیٰ من نورہ وغیر ذالک من التشریفات والخصوصیات للحقیقۃ المحمدیۃ کما یحتفل اھل الاسلام من العرب

والا نور اول کہتے ہیں اور اس کے علاوہ حقیقت محمدیہ کے فضائل اور خصوصی کمالات بیان کرتے ہیں جیسے کہ عرب و عجم کے مسلمان اکثر اوقات میں بالعموم اور ماہ ربیع الاول شریف میں بالخصوص محفل میلاد منعقد کرتے ہیں۔ اس ماہ کی راتوں میں صدقہ و خیرات کرتے ہیں (محبوب خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری پر) اظہار مسرت کرتے ہیں۔ دیہاتوں اور شہروں میں مجالس منعقد کرنے کا اہتمام کرتے ہیں ان لوگوں کی مخالفت صرف وہ شخص کریگا جس کے دل میں بیماری ہو اور اس ردّی فرقے سے تعلق رکھتا ہو جس کا گمان ہے کہ محفل میلاد شرک بدعت، جہالت اور گمراہی ہے اس فرقے والوں کا کہنا ہے کہ جو شخص یہ کہے کہ نبی اکرم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم "نور من نور اللہ" (انوار و تجلیات الٰہیہ میں سے ایک نور ہیں) وہ عیسائیوں کی طرح ہے جو حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کی جزء مانتے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ کا نہ کوئی بیٹا ہے نہ باپ اس لئے میں نے آیاتِ قرآنیہ، احادیث اور اہل حق ائمہ دین کے اجماع کے دلائل و براہین سے اہل سنت وجماعت کے، اس دعوے کو ثابت کرنے اور

والعجم خصوصاً فی شھر مولدہ علیہ السلام ویتصدقون فی لیالیہ ویظہرون السرور ویھتمون فی عقدھم المجالس فی القریٰ والامصار فما ینکر علیھم الا من فی قلبہ داء وکان من تلک الفرقۃ الردیۃ القائلۃ انہ شرک وبدعۃ وجھل وضلال وقالوا من قال ان النبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نور من نور اللہ تعالیٰ فھو کالنصاریٰ القائلین بجزئیۃ عیسیٰ علیہ السلام من اللہ تعالیٰ مع انہ لم یلد ولم یولد فاردت ان اثبت ذالک المدعیٰ بالبراھین والحجج من نص کتاب اللہ تعالیٰ والسنن وما اتفق علیہ اھل الحق من ائمۃ الدین وازیل شبھات النجدیۃ اتباعاً للحق الصریح ومن اللہ التوفیق وھو حسبی ونعم الوکیل

خالص حق کی اتباع کرتے ہوئے نجدیوں (وہابیوں) کے شبہات کو زائل کرنے کا ارادہ کیا۔ اللہ تعالیٰ ہی توفیق دینے والا، کافی اور بہترین کارساز ہے گناہ سے باز رہنے اور نیکی کرنے کی طاقت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہی ہے۔

میں نے یہ رسالہ ایک مقدمے اور دو باب پر مرتب کیا ہے مقدمے میں نور کی تعریف اور اس کی دو قسمیں حسی اور معنوی بیان کی ہیں۔ پہلے باب میں کتاب و سنت اور ائمہ محدثین اور متکلمین کے اقوال سے دلائل بیان کئے اور دوسرے باب میں منکرین کے شبہات نقل کرکے ان کے جوابات دیئے ہیں جو کہ ان شاء اللہ العزیز شک کی تاریکی کو دور کرکے یقین کا فائدہ دیں گے۔

مقدّمہ

نور دراصل وہ کیفیت ہے جو پہلے نظر آتی ہے اور اس کے واسطے سے دوسری چیزیں نظر آتی ہیں جیسے کہ چاند اور سورج سے ایک کیفیت (روشنی) کثیف اور مقابل جسموں پر پڑتی ہے اس معنی کے اعتبار سے آیۂ مبارکہ "اللّٰہُ نُورُ السمٰوٰتِ وَالاَرضِ" میں اللہ تعالیٰ پر نور کا اطلاق مضاف مقدر کرنے سے صحیح ہوگا مثلاً زید کو کرم کہہ دیا جائے بمعنے صاحب کرم یا مجاز (لغوی) کے طور پر یعنی اللہ تعالیٰ

ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم

رتبت ھذہ الرسالۃ علی مقدمۃ وبابین اما المقدمۃ ففی بیان تعریف النور وبیان قسمیہ الحسی والمعنوی والباب الاول فی ذکر الادلۃ من الکتاب والاحادیث واقوال السلف من ائمۃ الدین من المحدثین والمتکلمین والباب الثانی فی دفع شبہات المنکرین واجوبتھم المزیلۃ للشک المورثۃ للیقین

مقدمۃ النور فی الاصل کیفیۃ تدرکھا الباصرۃ اولا وبواسطتھا

زمین و آسمان کو منور فرمانے والا ہے خود ایک قراءت بھی اسی طرح ہے اللّٰہُ منوِّرُ السمٰوات والارض اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے ارض و سماء کو ستاروں اور ان کی تابانی سے منور کیا یا یوں کہا جائے کہ انبیاء و ملائکہ کے ذریعے زینت بخشی اس کے علاوہ بھی کئی احتمال ذکر کئے گئے ہیں (بیضاوی شریف) جلالین شریف میں اس آیۂ مبارکہ کا معنے یہ بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ زمین و آسمان کو شمس و قمر سے منور فرمانے والا ہے۔ حاشیہ جمل میں ہے کہ نور کی تاویل (منور) اسم فاعل سے اس لئے کی ہے کہ نور درحقیقت ایک عرض ہے جسے آنکھ سے دیکھا جا سکتا ہے لہٰذا نور کا اطلاق براہِ راست اللہ تعالیٰ کی ذات مقدسہ پر درست نہ ہوگا نور حسی حقیقی ہے اور کبھی نور کا اطلاق مجازاً نور معنوی علم، ہدایت اور سنت پر بھی ہوتا ہے چنانچہ جب آپ کو ایک مسئلہ سمجھ آجاتا ہے تو آپ کہتے ہیں کہ میرے دل میں ایک نور پیدا ہو گیا ہے اور جب کوئی شبہ واقع ہو جائے تو آپ کہتے ہیں میں تاریکی میں گھر گیا ہوں شاعر نے کہا ہے

ستارے ایسے ہیں تاریکیوں میں　　　کہ جیسے سنتیں ہوں بدعتوں میں

سائر المبصرات كالكيفية الفائضة من النيرين على الاجرام الكثيفة المحاذية لهما وهو بهذا المعنى لا يصح اطلاقه على الله تعالى الا بتقدير المضاف كقولك زيد كرم بمعنى ذو كرم او على تجوز في قوله تعالى الله نور السموات والارض اما بمعنى منور السموات والارض وقد قرئ به فانه تعالى نورها بالكواكب وما يفيض منها من الانوار او بالملائكة والانبياء وذكروا غير ذالك من تفسير البيضاوي و قال في الجلالين منورهما بالشمس والقمر وفي حاشية الجمل انما اوله باسم الفاعل لان حقيقة النور كيفية اي عرض يدرك بالبصر فلا يصح حمله على ذاته الاقدس هذا هو النور الحسي الحقيقي وقد يطلق على المعنوي على سبيل الاستعارة كالعلم والهداية والسنة كما اذا فهمت مسئلة تقول حصل في قلبي نور واذا وقعت شبهة تقول وقعت في ظلمة قال الشاعر

شاعر نے سنتوں کو واضح ہونے کی حیثیت سے ستاروں سے تشبیہ دی جیسے کہ بدعت کو مخفی اور پوشیدہ ہونے میں تاریکی سے تشبیہ دی ہے (شاعر کا اصل مقصد یہی ہے لیکن بہ قصد مبالغہ تشبیہ کو معکوس کر دیا) اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حسی اور معنوی دونوں نور عطا کئے ہیں۔ ان شاء اللہ العزیز یہ حقیقت عنقریب منکشف ہو جائیگی۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جسے چاہتا ہے عطا فرما دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم بہت عظیم ہے۔

باب اوّل!

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نور ہونے کے متعلق

ارشاد باری تعالیٰ ہے قَدْ جَآءَكُم مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتَابٌ مُّبِيْنٌ (تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک نور آیا اور واضح کتاب) نور سے مراد نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات گرامی ہے (جلالین شریف وغیرہ تفاسیر) نیز فرمایا:- یا ایها النبی انا ارسلنٰك شاهدا و مبشرا و نذيرا و داعيا الى الله باذنه و

كان النجوم بين دجاها سنن لاح بينهن ابتداع

شبه السنن بالنجوم فى الوضوح والظهور كما شبه البدعة بالظلمة فى الخفاء وعدم الظهور وقد اعطى الله النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كلا النورين الحسى والمعنوى وسيفتح لك ان شاء الله تعالىٰ ذالك فضل الله يعطيه من يشاء والله ذو الفضل العظيم

الباب الاول فى اثبات نورية صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قال الله تعالىٰ قد جاءكم من الله نور وكتاب مبين المراد بالنور هو النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كما فسره فى الجلالين وقال الله تعالىٰ يا ايها النبى انا ارسلنٰك

سراجا منیرا (اے غیب کی خبریں دینے والے ہم نے آپ کو حاضر وناظر خوشخبری دینے والا ڈر سنانے والا اللہ تعالیٰ کیطرف اسکے حکم سے بلانے والا اور سراج منیر بناکے بھیجا) امام عبد الرزاق نے اپنی سند ذکر کرکے حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان مجھے وہ چیز بتائیں جو اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے پیدا فرمائی۔ آپ نے فرمایا اے جابر اللہ تعالیٰ نے تمام اشیاء سے پہلے تیرے نبی کا نور اپنے نور سے پیدا فرمایا وہ نور جہاں اللہ تعالیٰ کی مرضی ہوئی جلوہ افروز ہوتا رہا اس وقت نہ لوح وقلم تھے نہ جنت و دوزخ نہ فرشتہ نہ ارض وسما نہ شمس وقمر اور نہ جن وانس اس طویل حدیث کو مکمل طور پر علامہ قسطلانی نے مواہب میں نقل کیا پوری حدیث وہاں دیکھیے۔ عارف باللہ سیدی عبد الغنی نابلسی "حدیقہ ندیہ" میں فرماتے ہیں ہر چیز آپ کے نور اقدس سے پیدا کیگئی ہے جیسے کہ حدیث صحیح میں ہے حضرت جابر رضی اللہ

شاهدا ومبشرا ونذيرا وداعيا الى الله باذنه وسراجا منيرا وروى عبد الرزاق بسنده عن جابر بن عبد الله الانصاري قال قلت يا رسول الله بابي انت وامي اخبرني عن اول شيئ خلقه الله تعالى قبل الاشياء قال يا جابر ان الله تعالى خلق قبل الاشياء نور نبيك من نوره فجعل ذالك النور يدور بالقدرة حيث شاء الله تعالى ولم يكن في ذالك الوقت لوح ولا قلم ولا جنة ولا نار ولا ملك ولا سماء ولا ارض ولا شمس ولا قمر ولا جن ولا انس الحديث بطوله نقله العلامة القسطلاني في المواهب فارجع اليه قال العارف بالله

لہ اس حدیث سے پتہ چلتا ہے کہ نبی اکرم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نور اس وقت بھی موجود تھا جبکہ ابھی اجسام اور ابدان پیدا نہیں ہوئے تھے اس نور کو اگر نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صفت کہا جائے تو لازم آئیگا کہ صفت موصوف سے پہلے موجود ہو اور یہ ناممکن ہے لہذا یہ کہنا بجا نہ ہوگا کہ یہ نور آپ کی حقیقت تھی جسے انبیاء کرام علیہم السلام کے زمانے کے بعد لباس بشریت عطا فرماکر عالم شہادت میں جلوہ گر ی دی گئی ۱۲ شرف لاہوری

تعالےٰ عنہ کی روایت کو مولوی اشرفعلی صاحب تھانوی نے نشر الطیب میں معنوی ذکر کیا ہے۔ امام ربانی مجدد الف ثانی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں یہ بات جان لینی چاہیئے کہ خلق محمدی دیگر افراد انسانیہ کی طرح نہیں ہے بلکہ کائنات کا کوئی فرد آپ سے مناسبت نہیں رکھتا اس لئے کہ آپ لباس بشریت کے باوجود اللہ تبارک تعالےٰ کے نور سے پیدا ہوئے ہیں جیسے کہ خود آپ نے فرمایا کہ میں اللہ تعالےٰ کے نور سے پیدا کیا گیا ہوں مکتوب شریف ۱۰۰ بہت سے محدثین نے اس حدیث کو قبول کیا ہے۔ ائمہ کا قبول کرلینا بھی حدیث کے صحیح ہونے کی علامت ہے اس حدیث کی تائید اس روایت سے بھی ملتی ہے جسے امام ترمذی نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث صحیح ہے صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ! آپ کو نبوت کب عطا کی گئی آپ نے فرمایا جب کہ ابھی حضرت آدم علیہ السلام روح وجسم کے درمیان تھے نیز اس کی تائید حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی روایت سے بھی ہوتی ہے کہ نبی اکرم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں اس وقت

السید عبد الغنی النابلسی فی الحدیقۃ الندیۃ قد خلق کل شیٔ من نورہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کما ورد بہ الحدیث الصحیح وکذا ذکر حدیث جابر رضی اللہ تعالےٰ عنہ المولوی اشرفعلی التھانوی فی نشر الطیب بمعناہ وقال الامام الربانی المجدد للالف الثانی باید دانست کہ خلق محمدی در رنگ سائر افراد نیست بلکہ بہیچ فردے از افراد عالم مناسبت باو ندارد کہ او صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم با وجود نشأ عنصری از نور حق جل وعلا مخلوق گشتہ است کما قال علیہ الصلوٰۃ والسلام خُلِقْتُ مِنْ نُوْرِ اللّٰہِ مکتوب ۱۰۰ وکثیر من المحدثین تلقوا ذالک الحدیث بالقبول وقبول الائمۃ دلیل لصحۃ الحدیث ویؤیدہ ذالک ما روی الترمذی عن ابی اھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قالوا یا رسول اللہ متی وجبت لک النبوۃ قال وآدم بین الروح والجسد وما روی العرباض بن ساریۃ عن النبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال انی عند اللہ لخاتم النبیین وان آدم لمنجدل فی طینتہ رواہ احمد والبیہقی

بھی عند اللہ خاتم الانبیاء تھا جبکہ ابھی آدم علیہ السلام کے جسد اقدس کی تکمیل نہیں ہوئی تھی اس حدیث کو امام احمد بیہقی اور حاکم نے روایت کیا اور کہا اس حدیث کی سند صحیح ہے جو مشہور ہے کہ کنت نبیا و آدم بین الماء والطین "روایت بالمعنے ہے یہ لفظ ثابت نہیں ابن تیمیہ اور زرکشی وغیرہ نے کہا کنت نبیا و آدم بین الماء والطین اور کنت نبیا ولا آدم ولا ماء ولا طین ان دونوں حدیثوں کی کچھ اصل نہیں۔ علامہ شہاب الدین خفاجی نے شرح شفا میں فرمایا مطلب یہ ہے کہ ان حدیثوں کے یہ لفظ ثابت نہیں میں کہتا ہوں ان کا معنے یہ نہیں کہ یہ حدیث موضوع ہے جیسے بعض نے گمان کیا اس لئے کہ یہ روایت بالمعنے ہے کیونکہ یہ حدیثیں اول الذکر حدیثوں کے معنے میں ہیں اور روایت بالمعنے جائز ہے اس حدیث کا یہ معنے نہیں کہ آپ اللہ تعالیٰ کے علم میں نبی تھے جیسے کہ بعض نے کہا بلکہ مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمام ارواح سے پہلے آپ کی روح شریف کو پیدا کیا اور اسے نبوت کی شرافت سے سرفراز کیا تاکہ ملاء اعلےٰ کو آپ کی عظمت کا پتہ چل جائے سیدی شیخ تقی الدین سبکی نے فرمایا یہ روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ارواح کو جسموں سے قبل پیدا فرمایا اس لئے کنت

والحاکم وقال صحیح الاسناد واما ما اشتهر علی الالسنة کنت نبیا و اٰدم بین الماء والطین فهو روایة بالمعنے وقال ابن تیمیه والزرکشی وغیرهما حدیث کنت نبیا واٰدم بین الماء والطین وکنت نبیا ولا اٰدم ولا ماء ولا طین لا اصل لهما قال العلامة الشهاب الخفاجی فی شرح الشفا یعنی بهذا اللفظ قلت لیس معناه انه موضوع کما توهم فانه روایة بالمعنے لانه بمعنے الحدیث السابق وهی جائزة ولیس المعنے انه کان نبیا فی علم الله تعالیٰ کما قیل لانه لا یختص به بل ان الله خلق روحه قبل سائر الارواح وخلع خلعة التشریف بالنبوة اعلاماً للملاء الاعلیٰ وقال الشیخ تقی الدین السبکی انه قد جاء ان الله تعالیٰ خلق الارواح قبل الاجساد فقد تکون الاشارة بقوله کنت نبیا الی روحه الشریفة او الی حقیقته من الحقائق والحقائق

نبیاً کا اشارہ آپ کی روح شریف کیطرف ہو گا یا آپ کی حقیقت کیطرف اور حقائق جاننے سے ہماری عقلیں قاصر ہیں حقیقتوں کو یا تو اللہ تعالیٰ جانتا ہے یا جسے اللہ تعالیٰ نے نور الٰہی سے نوازا ہو اللہ تعالےٰ ان حقائق کو جب چاہتا ہے جو چاہتا ہے انعامات عطا فرماتا ہے لہذا نبی اکرم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حقیقت حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش کے وقت (بلکہ اس سے بھی پہلے) سے موجود ہو گی۔ اللہ تعالیٰ نے اسے وصف نبوت کی صلاحیت دیکر پیدا فرمایا اور نبوت وختم نبوت کا وصف عنایت فرما دیا۔ آپ کا نام عرش مجید پر لکھ دیا اور آپ کی رسالت کا اعلان کر دیا تاکہ ملائکہ اور دیگر مخلوقات کو اللہ تعالیٰ کے نزدیک آپ کی عزت وشرافت کا پتہ چل جائے آپ کا جسد اقدس اگرچہ بعد میں پیدا ہوا لیکن حقیقت شریفہ (قبل از خلقت آدم علیہ السلام) بھی موجود تھی (مواہب لدنیہ اور نسیم الریاض) ملخصاً حدیث صحیح سے ثابت ہو گیا کہ یہ کمال (نبوت وختم نبوت) ہمارے آقا ومولیٰ سید الانبیا والمرسلین صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کی خلقت سے بھی پہلے عطا کیا تھا آپ کی نبوت دائمی ہے اس وقت سے لیکر جہاں تک اللہ تعالیٰ کی مرضی آپ کے جسد اقدس کے موجود ہو کر چالیس سال تک پہنچنے اور اس سے

تقصر عقولنا عن معرفتہا وانما یعلمہا خالقہا ومن امدہ اللہ بنور الٰہی ثم ان تلک الحقائق یؤتی اللہ کل حقیقۃ منہا ما یشاء فی الوقت الذی یشاء فحقیقۃ النبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قد تکون من حین خلق اٰدم اٰتاہا اللہ ذالک الوصف بان یکون خلقہا متہیئۃً وافاض علیہا من ذالک الوقت فصار نبیا وکتب اسمہ علی العرش واخبر عنہ بالرسالۃ لیعلم الملائکۃ وغیرہم کرامتہ عندہٗ فحقیقتہ موجودۃ من ذالک الوقت وان تاخر جسدہ الشریف المتصف بہا (من المواہب ونسیم الریاض) باختصار فعرفنا بالخبر الصحیح حصول ذالک الکمال من قبل خلق اٰدم لنبینا محمد صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من ربہ سبحانہ وتعالیٰ انہ اعطاہ النبوۃ من ذالک الوقت فنبوتہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مستمرۃ من ذالک الوقت الی ما شاء اللہ تعالیٰ وانما یتفرق الحال بین ما بعد وجود جسدہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وبلوغہ اربعین

پہلے زمانے میں (نزول وحی اور تبلیغ احکام میں) فرق آپ کی ذات شریفہ کے لحاظ سے نہیں بلکہ اس وجہ سے ہے کہ لوگوں میں آپ کی کلام سننے کی اہلیت نہ تھی احکام کبھی تو شرائط پر اس لئے معلق ہوتے ہیں کہ قابل اور فائدہ لینے والے میں صلاحیت پیدا ہو جائے اور کبھی اس لئے کہ فاعل تصرف کر سکے یہاں پر نزول وحی اور تبلیغ احکام آپ کے جسد عنصری کے چالیس سال کی عمر کو پہنچنے پر اس لئے معلق ہے کہ لوگوں میں آپ کی زبان فیض ترجمان سے فائدہ حاصل کرنے کی استعداد پیدا ہو جائے اس کی مثال یوں سمجھ لیجئے کہ ایک آدمی دوسرے کو وکیل بناتا ہے کہ جب تمہیں کفو مل جائے تو تم میری لڑکی کا نکاح کر دینا اس طرح وکیل بنانا درست ہے اور وہ دوسرا آدمی وکالت کا اہل ہے اور اس کی وکالت ثابت ہے لیکن تصرف (نکاح کر دینا) اس وقت پایا جائیگا جب کفو ملے گا اس سے وکالت کی صحت اور وکیل کی اہلیت میں فرق نہیں پڑتا۔ مشکوٰۃ شریف میں حضرت عرباض ابن ساریہ کے واسطے سے رسول صلے اللہ تعالے علیہ وسلم سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا میں اس وقت بھی عند اللہ خاتم النبیین لکھا ہوا تھا جبکہ حضرت آدم علیہ السلام کا جسد عنصری ابھی پایہ تکمیل کو نہیں

وما قبل ذالک بالنسبة الى المبعوث اليهم وتاهلهم لسماع كلامه لا بالنسبة اليه ولا اليهم لو تاهلوا قبل ذالک وتعليق الاحكام على الشروط قد يكون بحسب المحل القابل وقد يكون بحسب الفاعل المتصرف فهاهنا التعليق انما هو بحسب المحل القابل وهو المبعوث اليهم وقبولهم سماع الخطاب لجسده الشريف الذى يخاطبهم بلسانه وهذا كما يوكل الاب رجلا فى تزويج ابنته اذا وجدت كفوأ فالتوكيل صحيح وذالک الرجل اهل للوكالة ووكالته ثابتة وقد توقف التصرف على وجود كفو ولا يوجد الا بعد مدة وذالک لايقدح فى صحة الوكالة واهلية الوكيل وفى مشكوة الشريفة عن العرباض بن سارية عن رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم انه قال انى عند الله مكتوب خاتم النبيين وان آدم لمنجدل فى طينته وساخبركم عن اول امرى دعوة ابراهيم

پہنچا تھا میں تمہیں اپنے ابتدائی حالات بتاتا ہوں میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی بشارت اور وہ نور ہوں جسے میری والدہ ماجدہ نے میری پیدائش کے وقت دیکھا تھا اس نور کی برکت سے ان کے سامنے شام کے محلات روشن ہوگئے (بحوالہ شرح السنۃ اور امام احمد نے کچھ کم الفاظ ذکر کئے) ، شمائل ترمذی میں حضرت جابر بن سمرہ کی روایت ہے انہوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایک روشن رات میں دیکھا آپ نے سرخ حلہ زیب تن فرمایا ہوا تھا۔ میں کبھی تو چاند کو دیکھتا تھا اور کبھی آپ کے چہرۂ انور کو بالآخر میرا فیصلہ یہی تھا کہ چاند آپ کے حسن وجمال کو نہیں پہنچ سکتا ۔ آپ کا حسن کہیں زیادہ ہے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دندان مبارک انتہائی دلکش تھے جب آپ گفتگو فرماتے تو آپ کے دندان مبارک سے ایک نور نکلتا ہوا دکھائی دیتا "اسد الغابہ" میں ہے کہ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نبی اکرم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعریف بیان کی اور فرمایا بخدا آپ اسی طرح تھے جیسے حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کے بارے میں کہا تھا

وبشارۃ عیسیٰ ورؤیا امی التی رأت حین وضعتنی وقد خرج لہا نور اضاء لہا قصور الشام رواہ فی شرح السنۃ ورواہ احمد عن ابی امامۃ من قولہ ساخبرکم وفی شمائل الترمذی عن جابر بن سمرۃ قال رأیت رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی لیلۃ اضحیان وعلیہ حلۃ حمراء فجعلت انظر الیہ والی القمر فھو عندی احسن من القمر وعن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کان رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم افلج الثنیتین اذا تکلم رئی کالنور یخرج من بین ثنایاہ و قال فی "اسد الغابۃ" وصفت عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقالت کان واللہ کما قال فیہ حسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ؎

جب جبین ناز تاریکی میں جلوہ گر ہوئی مثل تابندہ شمع ظلمت کی غارت گر ہوئی

احمد مختار سا ہے کون اور رہنما کون جس سے حق مضبوط اور بدینی رسوا تر ہوئی

حضرت شیخ شمس الدین محدث جزری رحمہ اللہ تعالیٰ نے حصن حصین میں نور کی وہ حدیثیں جمع کردی ہیں جو کتب صحاح بخاری و مسلم نسائی و ابن ماجہ اور صحیح ابن حبان میں مروی ہیں اسی میں ہے کہ جب آپ نماز کیلئے تشریف لے جاتے تو دعا مانگتے۔ اے اللہ میرے دل میں نور پیدا فرما میری آنکھوں اور کانوں میں نور پیدا فرما میرے دائیں اور بائیں آگے اور پیچھے نور پیدا فرما اور مجھے نور عطا فرما (بخاری مسلم نسائی ابن ماجہ) اے اللہ میرے اعضا میرے گوشت میرے بالوں اور ظاہری جسم میں نور عطا فرما (بخاری۔ مسلم۔ نسائی۔ ابن ماجہ) اے اللہ میری زبان میں نور عطا فرما میری جان میں نور عطا فرما اور مجھے نور عظیم عطا فرما (مسلم شریف) اے اللہ مجھے نور بنا دے (نسائی۔ ابن حبان) اے اللہ میرے دل میں میری زبان میں میرے کانوں میں میری آنکھوں میں نور پیدا فرما میرے آگے اور پیچھے اور اوپر نور پیدا فرما

متی یبد فی الداجی البہیم جبینہ یلح مثل مصباح الدجی المتوقد

فمن کان او من یکون کاحمد نظام لحق او نکال لملحد

وجمع شمس الدین الجزری المحدث رحمہ اللہ تعالیٰ فی الحصن الحصین احادیث النور المرویۃ فی الصحاح البخاری ومسلم ونسائی وابن ماجۃ وصحیح ابن حبان حیث قال واذا خرج للصلوٰۃ قال اللّٰھم اجعل فی قلبی نورا وفی بصری نورا فی سمعی نورا عن یمینی نورا وعن شمالی نورا وخلفی نورا واجعل لی نورا۔ خ۔ م۔ س۔ ق وفی عصبتی نورا وفی لحمی نورا وفی دمی نورا وفی شعری نورا وفی بشری نورا۔ خ۔ م۔ س۔ ق وفی لسانی نورا واجعل لی فی نفسی نورا واعظم لی نورا۔ م۔ واجعلنی نورا س۔ حب اللّٰھم اجعل فی قلبی نورا وفی لسانی نورا واجعل فی سمعی نورا واجعل فی بصری نورا واجعل من خلفی نورا و [illegible] امامی نورا واجعل من فوقی نورا ومن تحتی نورا

علامات خ علامت بخاری۔ م مسلم۔ س نسائی۔ ق ابن ماجۃ القزوینی حب صحیح ابن حبان ۱۲

اے اللہ مجھے نور عطا فرما (مسلم ونسائی) اس دُعا سے مقصد یہ ہے کہ اے بار الٰہا تم دیئے ہوئے نور کو ہمیشگی اور جلا عطا فرما جیسے کہ اھدنا الصراط المستقیم میں ہے یعنی اے اللہ تعالیٰ ہمیں ہدایت پر ثابت قدمی اور استقامت عطا فرما یہ معنے نہیں کہ ہدایت حاصل نہیں۔

ملا علی قاری قدس سرہٗ نے موضوعات کبیر میں فرمایا سرور عالم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے نور کا ظہور پورے عالم میں بدرجہ اتم ہے سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے آپ کے نور کو ہی پیدا فرمایا اور آپ کو قرآن مجید میں (قد جاءکم من اللہ نور وکتاب مبین) نور کا خطاب دیا قرآن مجید میں ہے "یریدون لیطفئوا نور اللہ بافواھھم ویأبی اللہ الا ان یتم نورہ" کفار اللہ تعالیٰ کے نور کو پھونکوں سے بجھانا چاہتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کا ارادہ فقط اپنے نور کی تکمیل ہے ارشاد باری ہے۔ اللہ نور السموات والارض مثل نورہ کمشکوٰۃ الآیہ۔ اللہ تعالیٰ ارض وسما کو منور فرمانے والا ہے حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دل انور میں نور الٰہی کی مثال یوں ہے جیسے کہ کسی طاق میں چراغ روشن ہو اعلیحضرت مولانا شاہ احمد رضا خاں بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں ؎

اللّٰھم اعطنی نورا۔ م۔ ن۔ س والمراد من الدعاء الثبات والدوام کما فی اھدنا الصراط المستقیم۔ وقال العلی القاری فی الموضوعات الکبیر اما نورہ علیہ الصلوٰۃ والسلام ففی غایۃ الظھور شرقا وغربا واول ما خلق اللہ نورہ وسماہ فی کتابہ نورا وفی دعائہ علیہ الصلوٰۃ والسلام اللھم اجعلنی نورا وفی التنزیل یریدون لیطفئوا نور اللہ بافواھھم ویابی اللہ الا ان یتم نورہ وقال تعالیٰ اللہ نور السموات والارض مثل نورہ فی قلب محمد صلی اللہ علیہ وسلم وقال عز وجل ومن لم یجعل اللہ لہ نورا فما لہ من نور لکن ھذا النور لیس لہ الظھور الا فی عین اھل البصیرۃ فانھا لا تعمی الابصار ولکن تعمی القلوب التی فی الصدور وقال ابو ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اذا ضحک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

شمع دل مشکوٰۃ تن سینہ زجاجہ نور کا
تیری صورت کیلئے آیا ہے سورہ نور کا

اللہ جل وعلا نے فرمایا من لم یجعل اللہ لہ نورا فما لہ من نور جسے اللہ تعالیٰ نور نہ دے اس کے پاس کچھ بھی نور نہیں لیکن اس نور کو صرف اہل بصیرت کی آنکھ ہی دیکھ سکتی ہے اس لئے کہ (عموماً) آنکھیں اندھی نہیں ہوتیں بلکہ سینوں میں دل اندھے ہو جاتے ہیں۔ حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب آپ مسکراتے تو دیواریں چمک اٹھتیں (بزار۔ بیہقی) یعنے دیواروں پر سورج کی روشنی پڑتی (مواہب لدنیہ) علامہ قسطلانی مواہب میں فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا چاند اور سورج کی روشنی میں سایہ نہ تھا (اس حدیث کو امام ترمذی نے حضرت ذکوان سے روایت کیا) ابن سبع نے کہا کہ نبی اکرم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نور مجسم تھے۔ جب آپ چاند اور سورج کی روشنی میں چلتے تو آپ کا سایہ ظاہر نہ ہوتا تھا بعض دیگر حضرات نے کہا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا دعا میں یہ قول اس کی تائید کرتا ہے کہ "اے اللہ مجھے نور بنا" نیشاپوری نے کہا کہ آپ اس لئے نہیں لکھتے تھے کہ جب آپ ہاتھ میں قلم لیکر لکھنا چاہتے تو آپ کی انگشت مبارک اور قلم کا سایہ اللہ تعالیٰ کے اسم اور اس کے ذکر پر

یتلالأ فی الجدر رواہ البزار والبیہقی ای یضیئ فی الجدر (بضم الجیم والدال جمع الجدار وھو الحائط) ای یشرق نورہ علیھا اشراقا کاشراق الشمس علیھا (مواھب لدنیہ) وقال العلامۃ القسطلانی فی ذالک الکتاب ولم یکن لہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ظل فی شمس ولا قمر رواہ الترمذی عن ذکوان وقال ابن سبع کان صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا مشی فی الشمس او القمر لا یظہر لہ ظل وقال غیرہ ویشھد لہ قولہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی دعائہ واجعلنی نورا وقال النیسابوری انہ لم یکتب لانہ اذا کتب وعقد الخنصر یقع ظل قلمہ واصبعہ علی اسم اللہ تعالیٰ وذکرہ فلما کان ذالک قال اللہ تعالیٰ لا جرم یا حبیبی لما لم ترد ن یکون ظل القلم علی اسمی امرت

پڑتا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے حبیب جب آپ نہیں چاہتے کہ آپ کا قلم میرے نام کے اوپر ہو تو میں نے بھی لوگوں کو حکم دیدیا ہے کہ آپ کی تعظیم و تکریم کے لئے اپنی آواز کو آپ کی آواز پر بلند نہ کریں اور چونکہ آپ نے یہ پسند نہیں کیا کہ قلم کا سایہ میرے نام پر پڑے اس لئے میں نے آپ کا سایہ زمین پر پڑنے سے روک دیا ہے تاکہ اس پر لوگوں کے پاؤں نہ آئیں بعض حضرات نے کہا کہ آپ نور محض ہیں اور نور کا سایہ نہیں ہوتا اعلیحضرت مولانا شاہ احمد رضا خاں بریلوی قدس سرہٗ فرماتے ہیں ؎

تو ہے سایہ نور کا ہر عضو ٹکڑا نور کا ۔ سایہ کا سایہ نہ ہوتا ہے نہ سایہ نور کا

علامہ خفاجی شرح شفا میں فرماتے ہیں ارشاد قرآن ہے کہ آپ نور مبین ہیں اور آپ کا بشر ہونا نورانیت کے منافی نہیں جیسے کہ بعض نے وہم کیا اگر تجھے کچھ سمجھ ہو تو تجھے پتہ چل جائیگا کہ آپ نور علی نور ہیں اسلئے کہ نور اسے کہتے ہیں جو خود ظاہر ہو اور دوسروں کو ظاہر کرے اس کی پوری تفصیل امام غزالی کی تصنیف لطیف مشکوٰۃ الانوار میں ہے امام نسفی رحمۃ اللہ تعالیٰ نے صحابۂ کرام یعنی عمر فاروق، عثمان غنی اور علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے دلائل ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بری ہونے پر ذکر کئے عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی

الناس ان لا یرفعوا اصواتہم فوق صوتک تشریفالک وتعظیما وان ادع لسبب ذالک ظلک یقع علی الارض صیانۃ لہ ان یوطاء بالاقدام قیل انہ نور محض ولیس للنور ظل وفی شرح الشفا للعلامۃ الخفاجی وقد نطق القرآن بانہ النور المبین وکونہ بشرا لاینافیہ کما توھم فان فہمت فھو نور علی نور فان النور ھو الظاھر بنفسہ المظھر لغیرہ وتفصیلہ فی مشکوٰۃ الانوار للغزالی رحمہ اللہ تعالیٰ وذکر النسفی رحمہ اللہ تعالیٰ فی المدارک استدلالات الصحابۃ اعنی عمر وعثمان وعلی رضی اللہ تعالیٰ عنہم علی براءۃ عائشۃ الصدیقۃ وذالک مثل ما یروی ان عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال للرسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام اذا قاطع بکذب المنافقین لان اللہ عصمک عن وقوع

کہ مجھے یقین ہے کہ منافقین جھوٹے ہیں اس لئے کہ جب اللہ تعالیٰ نے آپ کے جسد اطہر کو مکھی کے بیٹھنے سے اس لئے محفوظ رکھا کہ وہ نجاستوں پر بیٹھ کر ان سے آلودہ ہو جاتی ہے تو یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ جو عورت ایسی بدکاری میں مبتلا ہو اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی صحبت سے محفوظ نہ رکھے۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ نے کہا اللہ تعالیٰ نے آپکے سایہ کو زمین پر نہیں پڑنے دیا تاکہ کوئی انسان اس سائے پر قدم نہ رکھدے جب اللہ تعالیٰ نے کسی کو یہ قدرت نہ دی کہ آپ کے سایہ پر قدم رکھے تو وہ کسی کو یہ طاقت کب دے گا کہ آپکے حرم اقدس کی عصمت کو داغدار کرے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے عرض کی کہ آپ کو جبرائیل علیہ السلام نے اطلاع دی کہ آپ کے نعلین شریفین کو کوئی چیز لگی ہوئی ہے اور کہا کہ آپ اسے اتار دیں اگر آپ کے حرم اقدس میں کوئی عیب بھی ہوتا تو آپ سے کیوں نہ کہہ دیتے کہ انہیں گھر سے نکال دیں (مدارک)، نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب غزوہ تبوک سے واپس تشریف لائے اور مدینہ منورہ کے قریب پہنچے تو لوگ استقبال کیلئے باہر نکلے عورتوں بچوں اور بچیوں کی زبان پر تھا ؎

وداع کے پردے کے پیچھے سے وہ ماہ منیر آیا ۔۔۔ ہوئی سبکو خوشی اور ذمہ پر شکر وقدیر آیا

الذباب على جلدك لانه يقع على النجاسات فيتلطخ بها فلما عصمك الله عن ذالك القدر من القذر فكيف لا يعصمك عن صحبة من تكون متلطخة بمثل هذه الفاحشة وقال عثمان رضى الله تعالى عنه ايضا ان الله ما اوقع ظلك على الارض لئلا يضع انسان قدمه على ذالك الظل فلما لم يمكن احدا من وضع القدم على ظلك كيف يمكن احدا من تلويث عرض زوجتك وكذا قال على كرم الله تعالى وجهه ان جبرئيل اخبرك ان على نعليك قذرا وامرك باخراج النعل لسبب ما التصق به من القذر فكيف لا يامرك باخراجها بتقدير ان تكون متلطخة بشئ من الفواحش انتهى ولما رجع النبى صلى الله تعالى عليه وسلم من غزوة تبوك ودنا الى المدينة خرج الناس لتلقيه وخرج النساء والصبيان والولائد

جب آپ مدینہ منورہ میں داخل ہوئے تو حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اجازت لیکر مدح میں چند اشعار کہے جن میں سے ایک کا ترجمہ یہ ہے ۔

وقت پیدائش تمہارے نور سے سارا افق ۔ بر ملا روشن ہوا ہم کو ملا ہے راہِ حق

علامہ خفاجی نسیم الریاض میں فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پیدائش کے وقت ایک نور چمکا جس سے تمام زمین منور ہو گئی اور فرمایا اس حدیث کو محدثین کی ایک جماعت نے روایت کیا ابن حبان اور حاکم نے اسے صحیح قرار دیا۔ ابو شامہ نے کہا یوں معلوم ہوتا ہے اس نور کا ذکر قریش میں شہرت رکھتا تھا اسی کی طرف حضرت عباس نے اشارہ کیا تھا ۔

وانت لما ولدت اشرقت الارض ۔ وضاءت بنورك الافق

ونحن فی ذالك الضياء والنور ۔ وسبل الرشاد نخترق

وقت پیدائش تمہارے نور سے سارا افق ۔ بر ملا روشن ہوا ہم کو ملا ہے راہِ حق

حضرت کعب بن زہیر کے مشہور قصیدے ۔ "بانت سعاد" کے ایک شعر سے بھی اس نور کے چرچے کا پتہ چلتا ہے جسے انہوں نے دربار رسالت میں پڑھا تھا (زاد المعاد)

یقلن ۔ طلع البدر علینا من ثنیات الوداع ۔ وجب الشکر علینا ما دعا للہ داع

ولما دخل المدينة قال العباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ یا رسول اللہ ایذن لی امتدحك قال قل لا یفضض اللہ فاك فقال اشعارا منها

وانت لما ولدت اشرقت الارض ۔ وضاءت بنورك الافق

ونحن فی ذالك الضياء والنور ۔ وسبل الرشاد نخترق

قال العلامة الخفاجی فی نسیم الرياض وحديث النور الذی خرج معه اضاء لہ جميع الارض رواہ جماعة وصححه ابن حبان والحاكم قال ابو شامه كان امر هذا النور اشتهر ذكره فی قريش واليه اشار العباس كما مر بقوله وانت لما ولدت اشرقت الارض وضاءت بنورك الافق (شرح الشفاء) ومما يدل علی شهرة امر النور شعر كعب بن زهير فی

ابن قیم اور مواہب لدنیہ)

جہاں روشن ہوا جس نور سے وہ ہیں رسول اللہ
رگ باطل پہ شمشیر الٰہی ہیں رسول اللہ!!

لطیفہ:۔ ابو بکر انباری کی روایت میں ہے کہ جب حضرت کعب اس شعر ان الرسول لنور الخ پر پہنچے تو حضور نبی اکرم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چادر مبارک جو آپ نے اوڑھ رکھی تھی انہیں عطا فرمادی اسی چادر کے لئے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دس ہزار درہم پیش کئے مگر حضرت کعبؓ نے کہا کہ میں رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کپڑا کسی کو نہیں دے سکتا جب حضرت کعبؓ کا انتقال ہوا تو حضرت امیر معاویہ نے ان کے ورثہ کو بیس ۲۰ ہزار درہم دیکر وہ چادر شریف لے لی یہی وہ چادر ہے جو آج تک بادشاہوں کے پاس چلی آرہی ہے (مواہب لدنیہ) نہایہ میں ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب مسکراتے تو آپ کا چہرہ آئینے سے بھی زیادہ صاف ہوتا حتیٰ کہ دیکھنے والا دیوار وں کے عکس کو آپ کے چہرۂ انور میں صاف دیکھ لیتا۔ ابن ابی ہالہ کی روایت میں ہے کہ آپ کا چہرۂ انور بدر (چودھویں کے چاند) کی طرح درخشندہ تھا چاند سے تشبیہ اس لئے دی کہ وہ روئے زمین کو منور کرنے کے ساتھ ہر دیکھنے والے کو بھلا معلوم ہوتا ہے اس

قصیدتہ المشهورة بقصیدة "بانت سعاد" التی قرءها بحضرة النبی صلے الله تعالیٰ علیہ وسلم کما فی زاد المعاد لابن القیم الجوزی والمواهب سه ان الرسول لنور یستضاء به مهند من سیوف الله مسلول (لطیفه) وفی روایة ابی بکر الانباری انه لما وصل الی قوله ان الرسول لنور البیت رمی علیه الصلوٰة والسلام بردة کانت علیه وان معاویة رضی الله تعالیٰ عنه بذل له عشرة آلاف فقال ما کنت لاؤثر بثوب رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم احدا فلما مات کعب بعث معاویة الی ورثته بعشرین الفا فاخذ منهم قال وهی البردة التی عند السلاطین الی الیوم (مواهب) وفی النهایة انه علیه السلام کان اذا سر فکان وجهه کالمرآة وکان الجدر تلاحک وجهه ای یری شخص الجدر فی وجهه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وفی حدیث ابن ابی هالة یتلألؤ وجهه تلألؤ القمر لیلة البدر۔

میں تابانی ہے ایذا نہیں ۔ سورج سے اس لئے تشبیہ نہیں دی کہ اسے دیکھنے سے آنکھیں چندھیا جاتی ہیں اس کی طرف پوری طرح سے نہیں دیکھا جا سکتا! قمر سے تشبیہ دینے کی بجائے بدر سے تشبیہ دینا زیادہ مشہور اور معروف ہے اس لئے کہ بدر (۱۴ ویں کا چاند) وقت کمال ہے (قمر چاند کو عام حالات میں کہا جاتا ہے) جیسے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب آپ کو دیکھتے تو کہتے ؎

اگر تم لباس بشر میں نہ ہوتے ۔ یقیناً سوائے بدر کے نہ ہوتے

یہ صرف تشبیہ نہیں بلکہ حقیقت ہے اس لئے کہ آپ اسماءِ عالیہ سے بدر بھی ایک اسم ہے ۔ طلع البدر علینا !

کاف تشبیہ مت سمجھ اے صاحب علم و خرد ۔ کالبدر میں کاف زائد ہے اگر انصاف ہو

فائدہ :- علامہ قسطلانی نے مواہب لدنیہ میں فرمایا آپ پر پوری طرح ایمان لانے کے لئے یہ اعتقاد بھی ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے بدن شریف کو اس طرح پیدا فرمایا کہ نہ آپ سے پہلے کوئی ہوا اور نہ بعد میں آپ کے جسد اقدس کی زیارت سے آپ کی ذات گرامی کی عظمت کے دلائل ملتے ہیں اور آپ کے بلند اخلاق کے

ذالك لان القمر يملاء الارض بنوره ويؤنس كل من شاهده وهو يجمع النور من غير اذى ويتمكن من النظر اليه بخلاف الشمس التي تغشي البصر فتمنع من تمكن الرؤية والتشبيه بالبدر ابلغ في العرف من التشبيه بالقمر لانه وقت كماله كما قال الفاروق رضي الله تعالى عنه حين رآه او كلما رآه ؎ لو كنت من شيء سوى البشر ۔ كنت المنور ليلة البدر

ولقد صار هذا التشبيه تحقيقا فمن اسمائه صلى الله تعالى عليه وسلم البدر ع طلع البدر علينا ؛ من ثنيات الوداع ۔ ولقد احسن من قال ؎ كالبدر والكاف ان انصفت زائدة ؛ فيه فلا تظنها كاف التشبيه (مواهب) فائدة قال القسطلاني في المواهب اعلم ان من تمام الايمان به صلى الله تعالى عليه وسلم الايمان بان الله تعالى جعل خلق بدنه الشريف على وجه لم يظهر قبله ولا بعده خلق آدمي مثله فيكون ما يشاهد من خلق بدنه آيات على ما يتضمن لك من عظيم خلق نفسه

دیکھنے سے آپ کے دل انور کی رفعت کا پتہ چلتا ہے علامہ بوصیری نے کیا خوب کہا ہے ؎

کر لیا خالق نے اس کو منتخب اپنا حبیب　　کیونکہ اس میں حسنِ معنی حسنِ صورت تھا تمام
ہے محاسن میں منزہ غیر کی شرکت سے وہ　　حسن کا جوہر ہے جو اس میں وہ ہے نا منقسم

(مولانا محمد سعید پروفیسر دہلوی) یعنے حسن کامل کی حقیقت آپ میں ہی پائی جاتی ہے آپ کو وہ کمال معنوی حاصل ہوا جو کسی اور کو حاصل نہ ہو سکا۔ وہ حسن ناقابل تقسیم ہے اس لئے کہ اگر وہ حسن منقسم ہوتا تو آپ کو اس کا کچھ حصہ ملتا اور آپ کا حسن کامل نہ رہتا حدیث شریف میں ہے کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک لشکر کے ساتھ تشریف لے جاتے ہوئے ایک قبیلے کے پاس فروکش ہوئے اس قبیلے کے سردار نے کہا کہ آپ ہمیں محمد صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اوصاف بتائیں حضرت خالد بن ولید نے فرمایا مجھ میں اتنی طاقت کہاں کہ آپ کے اوصاف تفصیلاً بیان کروں اس سردار نے کہا آپ اجمالاً ہی بیان کر دیجئے آپ نے فرمایا اللہ کے رسول کی عظمت کا اندازہ بھیجنے والے کی عظمت سے کیا جا سکتا ہے ۔ ابن منیر نے اسرار الاسرار میں بیان کیا حقیقت یہ ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے مرتبے کا اندازہ اور آپ کے حالات پر پوری طرح اطلاع پانا کسی انسان کے بس کی بات نہیں ۔ قرطبی نے کتاب الصلوٰۃ میں بعض حضرات سے روایت کی کہ ہمارے سامنے نبی اکرم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نور پوری طرح ظاہر نہیں ہوا ورنہ

الکریمۃ وما یتضمن من عظیم اخلاق نفسہ آیات علی ما تحقق لہ من سر قلبہ المقدس وللہ در الابوصیری حیث قال ؎ فھو الذی تم معناہ وصورتہ + ثم اصطفاہ حبیبا باری النسم منزہ عن شریک فی محاسنہ + فجوھر الحسن فیہ غیر منقسم یعنی حقیقۃ الحسن الکامل کائنۃ فیہ لانہ الذی تم معناہ دون غیرہ وھی غیر منقسمۃ بینہ وبین غیرہ والا لما کان حسنہ تاماً لانہ اذا انقسم لم یبلغہ الا بعضہ فلا یکون تاما وفی الاثر ان خالد بن ولید خرج فی سریۃ من السرایا فنزل ببعض الاحیاء فقال لہ سید ذالک صف لنا محمدا فقال اما انی افصل فلا فقال الرجل اجمل فقال الرسول علی قدر المرسل ذکرہ ابن المنیر فی اسرار الاسرار فمن ذا الذی یصل قدرہ ان تقدر قدر الرسول بلغ من الاطلاع علی ماثور احوالہ وقد

ہم آپ کو دیکھ بھی نہ سکتے علامہ بوصیری نے سچ فرمایا ہے ؎

سمجھے اس نورِ مجسم کی حقیقت کیا کوئی — قرب ہو یا بُعد ہے ہمت میں سارے یک قلم
ہے وہ سورج دُور سے دیکھو تو لگتا ہے صغیر — پاس سے دیکھو تو بیشک آنکھیں چندھ جائیں بدم

(مولانا محمد سعید پروفیسر دہلوی بتغیر) آیات سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ اعجازِ مجسم ہیں ارشاد باری تعالیٰ ہے یا ایہا الناس قد جاءکم برھان من ربکم وانزلنا الیکم نورًا مبینًا (اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے برہان (دلیل) آیا اور ہم نے تمہاری طرف واضح نور بھیجا) مدارک میں ہے برہان سے رسُولِ کریم مراد ہیں جو منکر کو معجزات کے ذریعے مغلوب کر لیتے ہیں علامہ اسماعیل حقی رحمہ اللہ تعالیٰ روح البیان میں آیہ مبارکہ کے تحت لکھتے ہیں اللہ تعالیٰ نے ہر نبی کو کوئی نہ کوئی معجزہ عطا فرمایا ہے تاکہ امت کے سامنے دعویٰ نبوت کو ثابت کر سکیں لیکن ہمارے آقا و مولا صلے اللہ

حکی القرطبی فی کتاب الصلوٰۃ عن بعضہم انہ قال لم یظہر لنا تمام حسنہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لانہ لو ظہر لنا تمام حسنہ لما اطاقت اعیننا رؤیتہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ولقد احسن الابوصیری الیعز حیث قال ؎

اعیا الوریٰ فہم معناہ فلیس یرئے — للقرب والبعد فیہ غیر منفحم
کالشمس تظہر للعینین من بعد! — صغیرۃ وتکل الطرف من امم

ومن اٰیاتہ الدالۃ علی ان خلقتہ الکریمۃ بتمامہا معجزۃ قولہ تعالیٰ یا ایہا الناس قد جاءکم برھان من ربکم وانزلنا الیکم نورا مبینا قال فی المدارک ای رسول یبہر المنکر بالاعجاز وقال الاسماعیل الحقی فی روح البیان تحت ہذہ الآیۃ ان اللہ تعالیٰ اعطیٰ لکل نبی آیۃ وبرھانا لیقیم بہ الحجۃ علی الامۃ وجعل نفس النبی علیہ السلام برھانا منہ وذالک لان برھان الانبیاء کان فی الاشیاء غیر انفسہم مثل ما کان برھان موسیٰ فی عصاہ وفی الحجر الذی انفجرت منہ اثنتا عشرۃ عینا وکان نفس النبی علیہ السلام برھانا بالکلیۃ فکان برھان عینہ ما قال الا تسبقو فی

تعالیٰ علیہ وسلم کو سراپا معجزہ بنا کر بھیجا ہے

دیئے معجزے انبیاء کو خدا نے
ہمارا نبی معجزہ بن کے آیا!!

دیگر انبیاء کرام کے اکثر معجزے ان کی ذوات قدسیہ کے علاوہ اور چیزیں تھیں مثلاً حضرت موسیٰ علیہ السلام کا اعجاز عصائے شریف میں تھا اور اس پتھر میں جس سے بارہ چشمے بہہ پڑے مگر نبی اکرم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سراپا معجزہ تھے آپ کی چشم اقدس کا اعجاز یہ تھا کہ آپ نے یہ فرمایا مجھ سے پہلے رکوع و سجود نہ کیا کرو اس لئے کہ میں جس طرح آگے دیکھتا ہوں اسی طرح پیچھے بھی دیکھتا ہوں مواہب لدنیہ میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رات کی تاریکی میں اسی طرح دیکھتے تھے جس طرح آپ دن کی روشنی میں دیکھتے تھے (بخاری شریف) ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم مجھے قبلہ رخ دیکھتے ہو بخدا مجھ پر نہ تمہارا رکوع مخفی ہے نہ سجود بے شک میں تمہیں پس پشت دیکھتا ہوں،

بالرکوع والسجود فانی اراکم من خلفی کما اراکم من امامی الی اٰخرھا قال دفے المواھب عن ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما قال کان رسول اللہ یری باللیل فی الظلمۃ کما یری فی النہار فی الضوء رواہ البخاری۔ وعن عائشۃ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کان رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم یری فی الظلماء کما یری فی الضوء رواہ البیہقی وعن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالےٰ عنہ انہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال ھل ترون قبلتی ھٰھنا فواللہ ما یخفی علی رکوعکم ولا سجودکم انی لاراکم من وراء ظھری رواہ البخاری ومسلم وعند مسلم من

(بخاری و مسلم) مسلم شریف میں حضرت انس رضی تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے لوگو میں تمہارا امام ہوں تم مجھ سے پہلے رکوع و
سجود نہ کیا کرو کیونکہ تم آگے ہو یا پیچھے ہر صورت میں تمہیں دیکھتا ہوں۔ آیہ مبارکہ
الذی یراک حین تقوم وتقلبک فی السّٰجدین کے متعلق حضرت مجاہد نے فرمایا کہ
آپ جیسے آگے دیکھتے تھے اسی طرح آپ پچھلی صفوں کو بھی دیکھتے (حمیدی وابن منذر)
آپ کی سماعت شریفہ کے اعجاز کے متعلق اتنا کہہ دینا کافی ہے کہ آپ فرماتے تھے میں
وہ کچھ دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے اور میں وہ کچھ سنتا ہوں جو تم نہیں سنتے آسمان
چرچراتا ہے اور اسے حق بھی ہے کیونکہ اس میں چار انگشت بھی ایسی جگہ نہیں جہاں
کسی فرشتے نے اپنی جبین نیاز اللہ تعالیٰ کے سامنے نہ رکھی ہوئی ہو (ترمذی من
روایۃ ابی ذر) حضرت حکیم بن حزام سے ابو نعیم نے روایت کی کہ رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم شمع رسالت کے پروانوں کے درمیان تشریف فرما تھے آپ نے فرمایا کیا جو
کچھ میں سنتا ہوں تمہیں بھی سنائی دیتا ہے صحابہ نے عرض کی ہمیں تو کچھ سنائی نہیں دیتا
آپ نے فرمایا مجھے آسمان کے چرچرانے کی آواز سنائی دیتی ہے اور آسمان اس بارے

روایۃ انس انہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال ایہا الناس انی امامکم فلا تسبقونی بالرکوع
ولا بالسجود فانی اراکم من امامی ومن خلفی وعن مجاہد فی قولہ تعالیٰ الذی
یراک حین تقوم وتقلبک فی السّٰجدین قال کان یری من خلفہ من الصفوف
کما یری من بین یدیہ رواہ الحمیدی وابن المنذر واما سمعہ الشریف
فحسبک انہ قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انی اری ما لا ترون واسمع ما لا تسمعون
اطت السماء وحق لہا ان تئط لیس فیہا موضع اربع اصابع الا وملک واضع جبہتہ
ساجدا للہ رواہ الترمذی من روایۃ ابی ذر بما رواہ ابو نعیم من حکیم بن حزام بینما
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی اصحابہ اذ قال لہم تسمعون ما اسمع قالوا ما نسمع من شیء فقال انی لاسمع
اطیط السماء وما تلام ان تئط ما فیہا موضع شبر الا وعلیہ ملک ساجد او

میں معدود ہے اس لئے کہ اس میں بالشت بھر بھی ایسی جگہ نہیں جہاں کوئی فرشتہ سجدہ ریز یا محو قیام نہ ہو (مواہب لدنیہ) اسی طرح آپ کے ہر عضو شریف میں اعجاز پایا جاتا ہے اہل یقین کیلئے اتنی تفصیل ہی کافی ہے جسے مزید تفصیل درکار ہو وہ مواہب لدنیہ میں دیکھ سکتا ہے اللہ تعالٰی جسے چاہتا ہے راہِ راست کی ہدایت عطا فرماتا ہے۔

باب دوم

منکرین کے اعتراضات کے جوابات

پہلا اعتراض تم نے یہ روایت بیان کی ہے کہ ان اللہ خلق قبل الاشیاء نور النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم من نورہ (اللہ تعالٰی نے تمام اشیائے سے قبل نبی کریم صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے نور کو اپنے نور سے پیدا فرمایا) تمہارے اس قول سے لازم آتا ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا نور اللہ تعالٰی کے نور کی جزء ہو کیونکہ

قائم من المواهب وكذا اعجاز سائر اعضائه الشريفة ولا يسع هذا المختصر مفصلا وفيما ذكرنا كفاية للموقنين ومن اراد الزيادة فليرجع الى المواهب والله يهدى من يشاء الى صراط مستقيم۔

الباب الثاني في دفع شبهات المنكرين!

الشبهة الاولى قالوا انما رويتم ان الله تعالى خلق قبل الاشياء نور النبي صلى الله تعالى عليه وسلم من نوره وكلمة من تستعمل للتبعيض في كلام العرب والله تعالى ليس بمتبعض ولا متجزئ ويلزم من هذا القول جزئية نور النبي صلى الله تعالى عليه وسلم

لفظ "مِنْ" کلام عرب میں جزئیت کے لئے آتا ہے حالانکہ یہ ناممکن ہے اس لئے کہ کوئی چیز بھی اللہ تعالیٰ کی جزء نہیں اور نہ ہی اس کی تقسیم ہوسکتی ہے۔

جواب کلمہ مِنْ "تبعیض اور جزئیت کے علاوہ بہت سے معانی کیلئے آتا ہے ان میں سے ایک معنی ابتداء غایت بھی ہے جیسے کہا جاتا ہے سرت البصرۃ الی الکوفۃ (میرے سفر کی ابتداء بصرے سے اور انتہا کوفے پر ہوئی) اس جگہ بھی مِن نورہٖ میں لفظ "مِنْ" ابتداء غایت کیلئے ہے لہٰذا حدیث شریف ان اللہ خلق قبل الاشیاء نور نبیک من نورہٖ کا معنٰی یہ ہوگا کہ اس نور شریف کا مبداء نور الٰہی ہے اور بقیہ انوار نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے توسط سے پیدا ہوئے علامہ بوصیری رح فرماتے ہیں ؎

معجزے جتنے کہ لائے تھے رسولانِ کرام — نسبت اُن کے نور سے جا ملتی ہے سب کی بہم
آفتاب فضل ہے وہ سب ستارے اس کے تھے — ظلمتوں میں نور پھیلایا جنہوں نے بیش و کم

(مولانا محمد سعید صاحب پروفیسر دہلوی) معترض کو لاجواب کرنے والی مثال اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہے انما المسیح عیسی ابن مریم رسول اللہ وکلمتہ القاھا الی مریم وروح منہ اگر روح منہ میں کلمہ من کو جزئیۃ پر محمول کیا جائے تو اللہ تعالیٰ کا صاحب اجزاء ہونا لازم آئیگا جیسے کہ عیسائیوں کا گمان ہے حالانکہ یہ باطل محض ہے لہٰذا

وھذا مستحیل فی شانہ تعالیٰ قلنا کلمۃ من تستعمل لمعان متعددۃ سوی التبعیض ومنھا کونھا لابتداء الغایۃ کما فی قولھم سرت من البصرۃ الی الکوفۃ وغیر ذالک فمن فی ھذا المقام لابتداء الغایۃ فمعنی قول النبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان اللہ خلق قبل الاشیاء نور نبیک من نورہٖ ان ابتداء خلق ذالک النور الشریف من نور اللہ تعالیٰ وبقیۃ الانوار مخلوقۃ بواسطۃ النبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وللہ در الابوصیری رحمہ اللہ تعالیٰ حیث قال ؎

وکل آیٍ اتی الرسل الکرام بھا — فانما اتصلت من نورہ بھم
فانہ شمس فضل ھم کواکبھا — یظھرن انوارھا للناس فی الظلم

یہاں پر مِن کو ابتدار غایت پر محمول کیا جائیگا۔ جیسے کہ حدیث مذکور میں ہے معنی یہ ہو گا کہ عیسےٰ علیہ السلام کی خلقت کا مبدء اللہ تعالیٰ باپ کے واسطہ کے بغیر ہے (یعنی اللہ تعالےٰ نے آپ کو باپ کے بغیر پیدا فرمایا) جیسے کہ خود اس آیہ مبارکہ میں وکلمتہ القاھا الی مریم میں اس طرف اشارہ ہے یعنی حضرت عیسےٰ علیہ السلام باپ اور نطفے کے واسطے کے بغیر کلمہ کُن سے پیدا ہوئے گو تمام مخلوق کلمہ کُن سے پیدا ہوتی ہے لیکن اکثر اوقات درمیان میں وسائط آجاتے ہیں جیسے کہ بچے کی پیدائش میں باپ کا واسطہ آجاتا ہے۔ تفسیر مدارک میں وروح منہ کے تحت لکھا یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی تخلیق سے پیدا ہوئے جیسے کہ وسخر لکم ما فی السموات وما فی الارض جمیعا منہ (ارض و سما کی تمام چیزیں تمہارے فائدے کیلئے ہیں ان سب کو اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمایا)

علمی لطیفہ صاحب مدارک اور علامہ اسماعیل حقی رحمہما اللہ تعالےٰ نے اس جگہ ایک عجیب حکایت بیان کی ہے تفریح خاطر کیلئے اسے ذکر کر دینا مناسب

والمثال الواضح البین المسکت للخصم قولہ تعالےٰ انما المسیح عیسی ابن مریم رسول اللہ وکلمتہ القاھا الی مریم وروح منہ فلو حمل کلمۃ من فی ھذا المقام علے التبعیض یلزم التجزی فی ذات اللہ تعالی کما زعمت النصاریٰ وھو باطل فمن ھذہ لابتداء الغایۃ کما فی الحدیث المذکور ای ابتداء خلق عیسیٰ علیہ السلام من اللہ بغیر توسط الاب کما اشار الی ھذا المعنی فی سیاق الایۃ بقولہ وکلمتہ القاھا الی مریم ای تکون بکلمۃ کن من غیر واسطۃ اب ولا نطفۃ وان کان تکوین الخلق کلہ بکلمۃ کن ولکن ربما توجد الوسائط لتکوین الابن بواسطۃ الاب فافھم وفی المدارک فی تفسیر قولہ تعالےٰ وروح منہ ای بتخلیقہ وتکوینہ کقولہ تعالےٰ سخر لکم ما فی السموات وما فی الارض جمیعا منہ

ومن اللطائف!

ما ذکر صاحب المدارک والاسماعیل الحقی فی ذالک المقام حکایۃ عجیبۃ فلا باس علینا ان نوردھا لتشحیذ الاذھان الناظرین

رہے گا۔ ہارون الرشید کا معالج ایک عیسائی تھا وہ خوبصورت اور نوعمر تھا ادب اور تمام اُن عادات میں کمال رکھتا تھا جس کے ذریعے بادشاہوں تک رسائی حاصل ہو سکے ہارون الرشید کی شدید خواہش تھی کہ وہ مسلمان ہو جائے لیکن وہ تیار نہ ہوتا تھا۔ ہارون الرشید نے اس سے طرح طرح کے انعامات کے وعدے کئے مگر وہ نہ مانا۔ ایک دن خلیفہ ہارون الرشید نے اسے کہا کہ تو کیوں ایمان نہیں لاتا اس نے کہا بات یہ ہے کہ خود تمہاری کتاب میں اس کے ماننے والے کے خلاف دلیل ہے ہارون الرشید نے کہا وہ کیا ہے اس نے یہ آیت پیش کی وکلمتہ القاھا الی مریم وروح منہ اس کا مقصد یہ تھا کہ اس آیت سے حضرت عیسٰے علیہ السلام کا اللہ تعالیٰ کی جزء ہونا ثابت ہوتا ہے یہ سن کر ہارون الرشید کو پریشانی ہوئی اور اس نے وقت کے علماء کو جمع کیا مگر ان میں کوئی ایسا نہ تھا جو اس شبہے کا جواب دیتا۔ کسی نے ہارون الرشید سے کہا کہ خراسان سے

(روی انہ کان لھارون الرشید طبیب نصرانی وکان غلاما حسن الوجہ جدا وکان کامل الادب جامعا للخصال التی یتوصل بہا الی الملوك وکان الرشید مولعا بان یسلم وھو یمتنع وکان الرشید یمنیہ الامانی ان اسلم فابی فقال لہ ذات یوم مالك لا تؤمن قال ان فی کتابکم حجۃ علی من انتحلہ قال وما ھی قال قولہ تعالٰے۔ وکلمتہ القاھا الی مریم وروح منہ فعنی بھذا ان عیسٰی علیہ السلام جزء منہ فضاق قلب الرشید و جمع العلماء فلم یکن فیھم من یزیل شبہتہ حتی قیل لہ قد وفد الحجاج من خراسان وفیھم رجل یقال لہ حسین بن واقد من اھل مرو وھو امام فی علوم القرآن فدعاہ فجمع بینہ وبین الغلام فسئل الغلام فاستعجم علیہ الجواب فی الوقت

حاجیوں کا قافلہ آیا ہے ان میں اہل مرو میں سے علی بن حسین واقدی بھی ہیں وہ
علم قرآن کے امام ہیں انہیں بلایا گیا اس عیسائی نوجوان نے پھر وہی سوال کیا
حسین بن واقد بروقت جواب نہ دے سکے انہوں نے فرمایا اے امیر المومنین
اللہ تعالٰی کے علم میں یہ بات یقیناً تھی کہ مجھ سے تیری مجلس میں یہ خبیث یہ سوال کریگا
اللہ تعالٰی نے اپنی کتاب کو اسکے جواب سے خالی نہ رکھا ہوگا فی الحال اس کا جواب میرے ذہن
میں نہیں آسکا مجھے رب العزت کی قسم ہے میں اس وقت تک کچھ کھاؤں گا ورنہ
پیؤں گا جب تک کہ بفضلہ تعالٰی اس کا جواب تلاش کر لوں اور تاریک کمرہ
میں داخل ہوکر دروازہ بند کر لیا اور قرآن مجید پڑھنا شروع کر دیا حتی کہ سورۃ
جاثیہ کی اس آیت تک پہنچ گئے وسخر لکم ما فی السموات وما فی الارض جمیعا منہ
آپ نے بلند آواز سے فرمایا دروازہ کھول دو مجھے جواب مل گیا اور عیسائی نوجوان
کو بلا کر ہارون الرشید کے سامنے اسے یہ آیہ مبارکہ سنائی اور کہا کہ اگر قرآن مجید
کی اس آیت وروح منہ سے حضرت عیسٰے علیہ السلام کا اللہ تعالٰی کی جزء ہونا ثابت ہوتا

وقال علم اللہ یا امیر المؤمنین فی سابق علمہ ان ھذا الخبیث یسألنی فی
مجلسك ھذا وانہ لم یخل کتابہ عن جوابہ وانہ لم یحضرنی الآن وللہ علی
ان لا اطعم ولا اشرب حتی ادری الذی یجب من الحق ان شاء اللہ تعالٰی
ودخل بیتا مظلما واغلق علیہ بابہ واندفع فی قراءۃ القرآن حتی بلغ من
سورۃ الجاثیۃ وسخر لکم ما فی السموات وما فی الارض جمیعا منہ
فصاح باعلیٰ صوتہ افتحوا الباب فقد وجدت الجواب ففتحوا ودعا
الغلام فقرأ علیہ الآیۃ بین یدی الرشید قال ان کان قولہ وروح منہ
یوجب ان یکون عیسٰے بعضا منہ وجب ان یکون ما فی السموات وما فی
الارض بعضا منہ فانقطع النصرانی واسلم وفرح الرشید فرحا شدیدا
ووصل علی ابن حسین الواقدی المرورد بصلۃ جیدۃ فلما عاد علی ابن

ہے تو مذکورہ بالا آیت جمیعاً منہ سے لازم آئیگا کہ زمین و آسمان کی تمام چیزیں اللہ تعالیٰ کی جزء بن جائیں وہ عیسائی لاجواب ہوگیا اور مسلمان ہوگیا ہارون الرشید کو بے حد خوشی ہوئی اور علی ابن حسین واقدی مروزی کو بہترین انعام و اکرام سے نوازا علی بن حسین نے مرو واپس جاکر ایک کتاب کتاب النظائر فی القرآن تصنیف فرمائی جس کا مقابلہ دوسری کوئی کتاب نہیں کر سکتی۔ اے عزیز جب تونے ارشاد باری تعالیٰ وروح منہ اور ما فی السموات وما فی الارض جمیعا منہ کا معنے سمجھ لیا تو تجھے حبیب باری تعالیٰ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فرمان۔ ان اللہ خلق قبل الاشیاء نور نبیک من نورہ کا معنی سمجھنا مشکل نہ ہوگا اسی لئے علامہ زرقانی نے من نورہ کی تفسیر فرمائی کہ اس نور کیلئے پیدا فرمایا جو اللہ تعالیٰ کی ذات کا عین ہے یہ معنی نہیں کہ ذات باری تعالیٰ آپ کے نور کیلئے مادہ ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ بلا واسطہ اللہ تعالیٰ کے ارادے کا آپ کے وجود مسعود سے تعلق ہوا اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو پیدا فرما دیا۔

دوسرا شبہ مخالفین کہتے ہیں کہ تم نے یہ روایت بیان کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمام اشیاء سے پہلے نبی اکرم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

الحسین الی مرو صنف کتابا سماہ کتاب النظائر فی القرآن وھو کتاب لا یوازیہ کتاب واذا انتقش۔ یا ھذا علی صحیفۃ خاطرک معنی قولہ تعالے وروح منہ ومعنی وما فی السموات وما فی الارض جمیعا منہ فانظر الی معنی قولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان اللہ قد خلق قبل الاشیاء نور نبیک من نورہ ولذا فسرہ الزرقانی ای من نور ھو ذاتہ لا بمعنی انہا مادۃ خلق نورہ فیھا بل بمعنی تعلق الارادۃ بہ بلا واسطۃ شیء فی وجودہ

الشبہۃ الثانیۃ قالوا لما رویتم ان اللہ خلق قبل الاشیاء نور النبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ

کے نور کو پیدا فرمایا یہ حدیث اگر صحیح ہو تو حضرت عبادہ ابن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت اس کے خلاف ہے کہ رسول کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے پہلے قلم کو پیدا فرمایا اور اسے فرمایا کہ لکھ اس نے عرض کی کہ کیا لکھوں فرمایا تقدیر لکھ اس نے جو کچھ ہو چکا اور جو کچھ ابد تک ہونے والا ہے سب لکھ دیا۔ (ترمذی شریف) تمہارا دعویٰ ہے کہ سب سے پہلی مخلوق نبی اکرم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نور ہے اس دعویٰ پر ایسی حدیث سے استدلال کیسے صحیح ہو سکتا ہے جس کے مخالف ایک اور حدیث موجود ہے!

جواب ان حدیثوں میں ہرگز مخالفت نہیں کیونکہ مواہب میں ہے کہ اولیت کی دو قسمیں ہیں اولیت حقیقی (سب سے پہلے ہونا) اولیت اضافی (بعض سے پہلے ہونا) تمام تخلیق میں نور نبوی کے علاوہ مخلوقات سے پہلے ہے سب سے پہلے جسے پیدا کیا گیا ہے وہ نور محمدی ہی ہے البتہ اس میں اختلاف ہے کہ نور محمدی کے بعد تخلیق میں قلم دوسری تمام مخلوقات سے مقدم ہے یا نہیں ابو لعلیٰ ہمدانی کہتے ہیں اصح یہ ہے کہ عرش قلم

وسلم من نوره هذا الحديث على تقديرصحته معارض لحديث عبادة بن صامت حيث قال قال رسول الله صلے الله تعالى عليه وسلم ان اول ما خلق الله القلم فقال له اكتب قال ما اكتب قال اكتب القدر فكتب ما كان وما هو كائن الى الابد رواه الترمذي وانتم ادعيتم ان اول المخلوقات نور النبي صلى الله تعالى عليه وسلم فكيف يصح استدلالكم بالحديث المتعارض قلنا لا تعارض بين الحديثين لان الاولية على قسمين اولية حقيقية واولية اضافية فاولية القلم بالنسبة الى ما عدا النور النبوي المحمدي كما في المواهب وقد اختلف هل القلم اول المخلوقات بعد النور المحمدي فقال ابو العلى الهمداني الاصح ان العرش قبل القلم لما

سے پہلے ہے اس لئے کہ حدیث صحیح میں عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ارض وسما کی تخلیق سے پچاس ہزار سال پہلے مخلوقات کی مقدار مقرر فرما دی اس وقت اللہ تعالیٰ کا عرش پانی پر تھا۔ یہ حدیث صریح ہے کہ تقدیر عرش کی پیدائش کے بہت بعد ہے یہ تقدیر و تعیین قلم کو پیدا کرتے ہی واقع ہوئی۔ چنانچہ حضرت عبادہ ابن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے پہلے جس چیز کو پیدا فرمایا وہ قلم ہے اسے فرمایا کہ لکھ اس نے عرض کی اے رب کیا لکھوں فرمایا ہر شے کی مقدار لکھ دے اس کی روایت امام احمد و ترمذی نے کی اور اسے صحیح قرار دیا نیز انہوں نے ابو رزین عقیلی سے مرفوعاً روایت کی پانی عرش سے پہلے پیدا کیا گیا۔ سدی نے متعدد سندوں سے یہ روایت کی کہ اللہ تعالیٰ نے پانی سے پہلے کسی کو پیدا نہیں کیا لہٰذا (اول ماخلق اللہ نوری اور اول ماخلق اللہ القلم) میں اس طرح تطبیق دی جائیگی کہ نور محمدی پانی اور عرش کے علاوہ اشیاء سے پہلے قلم کو پیدا کیا گیا! (مواہب لدنیہ کا کلام ختم ہوا) بعض علماء نے کہا کہ ہر ایک میں اولیت اضافی ہے یعنی انوار میں سب سے پہلے نور محمدی پیدا کیا گیا اسی طرح باقیوں میں اس مقام میں عارف ربانی سیدنا

ثبت فی الصحیح عن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم قدر اللہ مقادیر الخلق قبل ان یخلق السموات والارض بخمسین الف سنۃ وکان عرشہ علی الماء فہذا صریح ان التقدیر بعد خلق العرش ووقع عند اول خلق القلم لحدیث عبادۃ ابن صامت مرفوعا اول ماخلق اللہ القلم قال لہ اکتب قال رب وما اکتب قال اکتب مقادیر کل شیٔ رواہ احمد والترمذی وصححہ ورویا من حدیث ابی رزین العقیلی مرفوعاً ان الماء خلق قبل العرش وروی السدی باسانید متعددۃ ان اللہ لم یخلق شیئا مما خلق قبل الماء فیجمع بینہ وبینما قبلہ بان اولیۃ القلم بالنسبۃ الی ما عدا النور النبوی المحمدی والماء والعرش انتہی وقیل الاولیۃ فی کل بالاضافۃ الی جنسہ ای اول ما خلق اللہ من الانوار نوری وکذا فی باقیہا وللشیخ العارف الربانی سیدنا

شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی کتاب مبارک سر الاسرار میں کلام دقیق فرمائی فرمائی ہے جو کہ لائق غور ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے پہلے میری روح کو پیدا فرمایا یہ بھی فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے پہلے میرے نور کو پیدا فرمایا ایک حدیث میں ہے کہ پہلے عقل کو پیدا فرمایا ایک اور حدیث میں ہے کہ پہلے قلم کو پیدا فرمایا ان سب سے شئی واحد یعنے حقیقت محمدیہ مراد ہے اسے نور اس لیے فرمایا کہ وہ ظلمتوں سے پاک ہے چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِيْنٌ اور عقل اس لیے کہ وہ مدرک کلیات (و جزئیات) ہے اور قلم اس لئے فرمایا کہ وہ عالم حروف کی طرف علم کے منتقل ہونے کا سبب ہے اقبال کہتے ہیں ؎

لوح بھی تو قلم بھی تو تیرا وجود الکتاب
فلک نیلی فام بھی تیرے سمندر میں حباب

تیسرا شبہ

نبی اکرم نور مجسم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نور کے منکر ارشاد باری تعالیٰ قل انما انا بشر مثلکم (تم فرماؤ ظاہر صورت بشری میں تو میں تم جیسا ہوں) اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ارشاد فرمایا کہ آپ اپنی بشریت کا اعلان فرمادیں جو بشر ہو وہ نور نہیں ہو سکتا۔ تم کس طرح کہتے ہو کہ نبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نور ہیں؟

عبد القادر الجیلانی قدس سرہ العزیز ههنا کلام دقیق وبالتامل حقیق فی کتابہ سر الاسرار حیث قال قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اول ما خلق اللہ روحی واول ما خلق اللہ نوری واول ما خلق اللہ العقل واول ما خلق اللہ القلم والمراد منہم شئ واحد وهو الحقیقۃ المحمدیۃ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لکن سمی نورا لکونہ صافیا من الظلمات کما قال اللہ تعالیٰ قد جاءکم من اللہ نور وکتاب مبین وعقلا لکونہ مدرکا للکلیات وقلما لکونہ سببا لنقل العلم فی عالم الحروف انتہی

الشبهة الثالثة

تمسک المنکر لنورانیۃ النبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بقولہ تعالیٰ قل انما انا بشر مثلکم یوحی الی الآیۃ بان اللہ تعالیٰ امر النبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بتسلیم بشریتہ وبین البشریۃ والنوریۃ منافاۃ فکیف تقولون انہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نور

جواب بشر ہونا نور ہونے کے منافی نہیں ایسے ہی بشر ہونا رسول ہونے کے منافی نہیں جیسے کہ رسولوں کی رسالت کے منکرین نے کہا تھا قرآن مجید میں ہے دکافروں نے کہا تم تو ہم جیسے بشر ہو۔ تم ہمیں ہمارے باپ دادا کے معبودوں سے روکتے ہو رسولان ذی شرف علیہم السلام نے ارخاء عنان کے طور پر مخالفین کے بعض اقوال کو مانتے ہوئے فرمایا یہ صحیح ہے کہ صورت ظاہری میں بظاہر ہم تمہاری طرح ہی ہیں ولکن اللہ یمن علی من یشاء من عباده۔ لیکن اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے احسان فرماتا ہے انہیں نبوت اور اس کے علاوہ ایسی کامل صفتیں عطا فرماتا ہے جو عام آدمیوں کی حیثیت سے بالا ہوتی ہیں جس طرح انبیاء و رسل کی بشریت کو ماننے سے ان کی رسالت کا انکار لازم نہیں آتا اسی طرح بشریت کو ماننے سے نور ہونے کا انکار لازم نہیں اسی بنا پر کہا جاتا ہے کہ نبی اکرم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بشریت بھی دوسرے آدمیوں سے ماورا ہے ؎

محمد گو بشر ہیں لیک فخر آدمیت ہیں … چنانچہ خون آہو میں فضیلت مشک اذفر کو

تحقیق یہ ہے انبیاء و رسل کی دو حیثیتیں ہیں ایک نور ہونے کی اور دوسری بشر ہونے کی نورانی کی حیثیت سے اللہ تعالیٰ سے وحی اور اسکے علاوہ فضائل کا فیض حاصل کرتے ہیں اور بشر ہونے

قلنا لامنافاة بين البشرية والنورية كما لامنافاة بين البشرية والرسالة كما ادعاها المنكرون لرسالة الرسل كما حكى الله تعالى قولهم ان انتم الا بشر مثلنا تصدونا عما كان يعبد آباؤنا فاجاب الرسل عليهم السلام اياهم على سبيل ارخاء العنان وتسليم لبعض مقدمات الخصم ان نحن الا بشر مثلكم ولكن الله يمن على من يشاء من عباده اى باعطاء الرسالة وغيرها من الصفات الفاضلة التى لا تكاد توجد فى عامة البشر فكما لا يلزم من تسليم البشرية نفى الرسالة كذا لا يلزم من تسليم البشرية نفى النورية ولذا قيل فى صفة النبى صلى الله تعالى عليه وسلم بشر لا كالا بشار كما ان الياقوت حجر لا كالاحجار ؎ وان تفق الانام وانت منهم — فان المسك بعض دم الغزال والتحقيق ان الرسل عليهم السلام تكون لهم جهتان جهة النورية وجهة البشرية فبنوريتهم يستفيضون الوحى من الله تعالى وبشريتهم

ادارالعلام
کھلہوڑ

کی حیثیت سے لوگوں کو انعامات الٰہیہ عطا کرتے ہیں (رب ہے معطی یہ ہیں قاسم ٭ رزق اس کا ہے کھلاتے یہ ہیں (علیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ) انبیاء کرام گویا اللہ تعالیٰ اور اپنی امتوں کے درمیان واسطہ ہیں جیسے کہ قاضی بیضاوی نے افادہ فرمایا آیۂ مبارکہ واذقال ربك للملائکۃ انی جاعل فی الارض خلیفۃ کے تحت فرماتے ہیں خلیفہ سے مراد حضرت آدم علیہ السلام ہیں اس لئے کہ آپ اور دیگر انبیاء کرام زمین میں اللہ تعالیٰ کے خلیفہ تھے اللہ تعالیٰ نے انہیں زمین کی آبادی لوگوں کے معاشی نظام ان کے نفوس کی تکمیل اور ان میں اپنے حکم کو نافذ کرنے کیلئے خلیفہ بنایا کسی کو خلیفہ یا تو اس لئے بنایا جاتا ہے کہ اصل مثلاً بادشاہ تمام کام سرانجام دینے سے عاجز ہے یا کہیں جا رہا ہے یا مرجاتا ہے اللہ تعالیٰ ان تمام وجوہ سے پاک ہے پھر اس نے خلیفہ کیوں بنایا؟ خلیفہ بنانے کی وجہ یہ نہ تھی کہ اللہ تعالیٰ کو کوئی ضرورت اور احتیاج تھی وجہ یہ تھی کہ دوسرے لوگوں میں کمی اور نقص تھا وہ براہ راست اللہ تعالیٰ کے فیض اور اس کے احکام کو حاصل نہ کرسکتے اسی لئے اللہ تعالیٰ نے کسی فرشتے کو نبی نہ بنایا ارشاد باری تعالیٰ ہے لو جعلناہ ملکا لجعلناہ رجلا (اگر ہم کسی فرشتے کو نبی بناتے تو اسے بھی بصورت مرد ظاہر کرتے) دیکھئے چونکہ انبیاء کرام علیہم السلام

یفیضون علی الناس فہم کالواسطۃ بین اللہ تعالیٰ وبین امہم کما افاد القاضی البیضاوی رحمہ اللہ تعالیٰ فی تفسیر قولہ واذقال ربك للملائکۃ انی جاعل فی الارض خلیفۃ الآیۃ والمراد بہ آدم علیہ السلام لانہ کان خلیفۃ اللہ فی ارضہ وکذالك کل نبی استخلفہم فی عمارۃ الارض وسیاسۃ الناس وتکمیل نفوسہم وتنفیذ امرہ فیہم لا لحاجۃ بہ تعالیٰ الی من ینوبہ بل لقصور المستخلف علیہم

مع قولہ لقصور المستخلف علیہم لما انہ فی غایۃ الکدورۃ وذاتہ تعالیٰ فی غایۃ التقدس والمناسبۃ شرط فی قبول الفیض علی ما جرت بہ العادۃ الالٰہیۃ فلابد من توسط ذی جہتی التجرد والتعلق یستفیض من جہۃ ویفیض باخری ۱۲ حواشی بیضاوی (ترجمہ) کیونکہ عام آدمی نہایت کدورت میں ہے اور اللہ تعالیٰ کی ذات کمال تقدس میں ہے فیض قبول کرنے کیلئے مناسبت شرط ہے جیسے کہ عادۃ الٰہیہ ہے اسلئے ایک ایسی ذات کا واسطہ ضروری ہے جو بشری تعلقات اور کدورتوں سے منزہ ہو اور مخلوق میں شامل بھی ہوتا کہ ایک حیثیت سے فیض لے اور ایک حیثیت سے فیض دے ۱۲ حواشی بیضاوی

کو اللہ تعالیٰ نے بے پناہ قوت عطا فرمائی تھی اور ان کی طبیعت میں اس قدر نورانیت اور صفائی تھی کہ قریب تھا کہ منہ سے کچھ کہے بغیر فیض انوار تقسیم فرمادیں اس لئے اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف ملائکہ بھیجے اور بلند مرتبہ حضرات سے بلا واسطہ کلام فرمائی چنانچہ حضرت موسےٰ علیہ السلام سے کوہ طور پر سرور دو عالم شب اسریٰ کے دولہا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے معراج کی رات گفتگو فرمائی ہمارے جسم میں اس کی نظیر یوں سمجھے کہ چونکہ ہڈی اور گوشت میں بہت دوری ہے (کیونکہ ہڈی سخت اور گوشت نرم ہے) اور ہڈی گوشت سے غذا نہیں حاصل کر سکتی اس لئے اللہ تعالیٰ نے اپنی حکمت کاملہ سے ان کے درمیان نرم ہڈی پیدا کردی تاکہ وہ گوشت سے غذا حاصل کرے اور سخت ہڈی کو دے (کلام بیضاوی ختم)

میں کہتا ہوں کہ ارشاد باریتعالیٰ قل انما انا بشر مثلکم میں مثلکم سے مراد تمام امور میں یکسانیت نہیں اس لئے کہ مسلم شریف میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صوم وصال (شب و روز روزہ رکھنے سے منع فرمایا) ایک صحابی نے عرض کی یا رسول اللہ آپ خود تو صوم وصال رکھتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں مجھ جیسا کون ہے؟ مجھے تو میرا رب کھلاتا ہے اور شراب محبت پلاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نبی اکرم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کے بارے

عن قبول فیضه وتلقی امره بغیر وسط ولذالك لم یستنبئ ملکا کما قال الله ولو جعلناه ملکا لجعلناه رجلا الا ترى ان الانبیاء علیهم السلام لما فاقت قوتهم واشتعلت قریحتهم بحیث یکاد زیتها یضیئ ولو لم تمسسه نار ارسل الیهم الملائکة ومن کان منهم اعلى رتبة کلمه بلا واسطة کما کلم موسى علیه السلام فی المیقات ومحمدا علیهما السلام لیلة المعراج ونظیر ذالك فی الطبیعة ان العظم لما عجز عن قبول الغذاء من اللحم لما بینهما من التباعد جعل البارى تعالى بحکمته بینهما الغضروف المناسب لهما لیاخذ من هذا ویعطى ذالك انتهى ثم اقول لیس المراد من المثلیة فی قوله تعالى قل انما انا بشر مثلکم المثلیة فی جمیع الامور لما ورد فی حدیث مسلم عن ابی هریرة رضی الله تعالى عنه قال نهى رسول الله صلى الله تعالى علیه وسلم عن الوصال فقال رجل من المسلمین فانك یا رسول الله تواصل قال رسول الله صلى الله تعالى علیه وسلم وایکم مثلی ابیت یطعمنی ربی ویسقینی وقال تعالى فی شان ازواج النبی صلى الله تعالى علیه وسلم

میں فرماتا ہے اے نبی کی بیبیو! تم دوسری عورتوں جیسی نہیں ہو جب نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات جیسی کوئی عورت نہیں (صرف اس وجہ سے کہ انہیں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے نسبت ہے) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جیسا کون ہو سکتا ہو۔ اعلیحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ؎

ترے خُلق کو حق نے عظیم کہا تری خَلق کو حق نے جمیل کیا
کوئی تجھ سا ہوا ہے نہ ہوگا شہا ترے خالقِ حُسن و ادا کی قسم

ترا مسندِ ناز ہے عرشِ بریں ترا محرمِ راز ہے روحِ امیں
تو ہی سرورِ ہر دو جہاں ہے شہا ترا مثل نہیں ہے خدا کی قسم

چوتھا شبہ مخالفین عام طور پر اس شخص کو مغالطہ دینے کی کوشش کرتے ہیں جو نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعریف کرتے ہوئے آپ کو نور کہہ دیتا ہے یا آپ کی عظمت شان، رفعت مقام اور دربار الٰہی میں آپ کی عزت کو بیان کرتا ہو وہ مغالطہ یہ ہے کہ بخاری شریف میں حدیث شریف ہے کہ تم میری تعریف میں اس طرح مبالغہ نہ کرو جسطرح عیسائیوں نے حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کی تعریف میں مبالغہ کیا میں تو اللہ تعالیٰ کا بندۂ مکرم ہوں، تم مجھے اللہ تعالیٰ کا مقبول ترین بندہ اور اس کا رسول کہو۔

جواب حدیث شریف کا مطلب یہ ہے کہ میری تعریف میں اتنا مبالغہ نہ کرو کہ وہ جھوٹ کی حد کو پہنچ جائے علامہ خفاجی نے شرح شفا میں علامہ ہروی سے نقل کرتے ہوئے

يا نساء النبي لستن كاحد من النساء فاذا لم يكن بين نساء النبي صلى الله تعالى عليه وسلم وبين نساء العالمين مماثلة فكيف يماثل احد للنبي صلى الله تعالى عليه وسلم

الشبهة الرابعة ومن مغالطاتهم التي تورد ودها على كل من يمدح النبي صلى الله تعالى عليه وسلم بالنور وغير ذالك من جلالة قدره وعلو مرتبته ووجاهته عند الله تعالى الاعتراض بحديث البخاري: لا تطروني كما اطرت النصارى ابن مريم انما انا عبد فقولوا عبد الله ورسوله۔

فالجواب ان المراد من الاطراء المبالغة في المدح بحيث يصل الى حد الكذب ذكر العلامة الخفاجي في شرح الشفاء ناقلا عن الهروي الاطراء مجاوزة الحد في المدح والكذب فيه وبه فسر

حدیث کا معنے یہ بیان کیا ہے کہ مدح میں حد سے تجاوز اور جھوٹ ناجائز ہے ورنہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعریف ہر شخص کو کرنی ضروری ہے ممنوع یہ ہے کہ ایسی تعریف کی جائے جو آپ کی شان کے لائق نہ ہو اسی لئے تو آپ نے فرمایا کہ اس طرح میری تعریف میں مبالغہ نہ کرو جس طرح عیسائی ابن مریم کی تعریف میں کرتے ہیں کیونکہ وہ کہتے ہیں کہ عیسےٰ علیہ السلام خدا کے بیٹے ہیں اور اسی قسم کی دوسری ناجائز باتیں

یہی بات علامہ بوصیری قدس سرہٗ نے فرمائی ہے ؎ چھوڑ کر وہ دعویٰ جس کے ہیں نصاریٰ مدعی ؛ جا ہو جو ثنا تو اسے زیبا ہو اللہ کی قسم ؛ علمائے عربیہ کا قاعدہ ہے کہ جب کلام مقید پر نہی وارد ہو تو وہ نہی قید کی طرف راجع ہوتی ہے جیسے کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ لا تقربوا الصلوٰۃ وانتم سکاریٰ (تم نشے کی حالت میں نماز کے قریب نہ جاؤ) جس طرح آیت مبارکہ کا معنے یہ نہیں کہ تم بالکل نماز کے قریب نہ جاؤ بلکہ معنے یہ ہے کہ نشے کی حالت میں نماز کے قریب نہ جاؤ (در حقیقت نشے سے ممانعت ہے) اسی طرح حدیث مذکور میں مطلقاً تعریف میں مبالغہ کرنے سے ممانعت نہیں بلکہ عیسےٰ علیہ السلام کی شان میں عیسائیوں کے مبالغے کی طرح مبالغے سے منع کیا گیا ہے عیسائیوں کا قول ہے کہ عیسےٰ علیہ السلام اللہ تعالےٰ کے بیٹے ہیں اسی قسم کے اور بہت سے خرافات ہیں۔

پانچواں شبہ :۔ تم کہتے ہو کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نور ہیں حالانکہ قرآن مجید میں ہے "اللہ نور السمٰوات والارض" تمہارے قول پر شرک لازم آجائیگا کیونکہ اللہ تعالیٰ نور ہے اور تم حضور کو بھی نور مانتے ہو ، حالانکہ اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات میں کوئی اس کا شریک و ہمسر نہیں ہو سکتا ہمیں سمجھائیے کہ "اللہ نور السمٰوات والارض" نور کی آیہ مبارکہ کا کیا معنے ہوگا

الحدیث وقد علمت ان الذی قالہ الظاہر من معنے الحدیث وھو ملخص من الطراق و مدحہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مطلوب من کل احد والمنھی انما ھو مما لا یلیق بہ ولذا قال کما اطرت النصاریٰ ابن مریم فانھم قالوا فیہ انہ ابن اللہ وغیرہ مما ھو مشہور فیہم وھذا کقول البوصیری رحمہ اللہ تعالیٰ ؎ دع ما ادعتہ النصاریٰ فی نبیہم ÷ واحکم بما شئت مدحا فیہ واحتکم ۔ ثم اقول المشہور عند علماء العربیۃ ان النھی اذا ورد علی کلام مقید فیرجع ذالک الی القید کما فی قولہ تعالیٰ لا تقربوا الصلوٰۃ الخ فکما لیس المراد فی الآیۃ النھی عن قربان الصلوٰۃ مطلقا کما لا یخفی بل عن القربان فی حالۃ السکر کذالک لیس المراد فی الحدیث المذکور النھی عن الاطراء مطلقا بل المنھی عنہ الاطراء مثل اطراء النصاریٰ فی شان عیسےٰ علیہ السلام حیث قالوا ھو ابن اللہ وغیر ذالک من الخرافات فافھم الشبھۃ الخامسۃ فان قیل اذا قلتم ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نور مع انہ ثبت بنص الکتاب اللہ نور السمٰوات والارض فیلزم الشرک علی قولکم واللہ لا یشرکہ شیء فی ذاتہ ولا فی صفاتہ فما معنے قولہ تعالیٰ اللہ نور السمٰوات والارض الآیۃ

جواب: ۔ مذکورہ بالا آیہ مبارکہ کی تفسیر میں قاضی بیضاوی فرماتے ہیں۔ نور در اصل وہ کیفیت ہے کہ آنکھ پہلے اس کا ادراک کرتی ہے اور اسکے واسطے سے باقی نظر آنے والی چیزوں کو دیکھتی ہیں مثلاً وہ کیفیت اور روشنی جو چاند اور سورج کے مقابل کثیف جسموں پر پڑتی ہے نور کا اس معنے کے اعتبار سے اللہ تعالٰی پر اطلاق اسی وقت درست ہو سکتا ہے جبکہ مضاف محذوف نکالا جائے جیسے زید کو کرم کہا جائے بمعنے صاحب کرم یا مجازی معنے مراد لیا جائے اور معنے یوں کیا جائے کہ اللہ تعالٰی آسمانوں اور زمین کو منور فرمانے والا ہے ایک قرأت بھی "منور السموات والارض" کیونکہ اللہ تعالٰی نے ارض سما کو ستاروں اور انکی روشنی سے منور فرمایا یا یوں کہہ لیجئے کہ ملائکہ اور انبیاء کے ذریعے زینت بخشی اسکے علاوہ بھی انہوں نے تاویلیں ذکر کیں جلالین میں بھی یہی معنے بیان کیا سید سلیمان جمل حاشیہ جلالین میں فرماتے ہیں کہ نور کی تاویل اسم فاعل سے اس لئے کی کہ نور درحقیقت ایک کیفیت اور عرض ہے جس کا آنکھ سے ادراک کیا جاتا ہے اس لئے اس کا ذات باری تعالٰی پر حمل درست نہیں" امام محی السنہ "معالم التنزیل میں فرماتے ہیں یہ ایک تمثیل ہے اس کے معنی میں اہل علم کا اختلاف ہے بعض علماء نے فرمایا کہ یہ نبی اکرم صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے نور کی تمثیل ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے حضرت کعب احبار رضی اللہ تعالٰی عنہ سے کہا مجھے ارشاد باری تعالٰی مثل نورہ کمشکوٰۃ کے متعلق کچھ بتلایئے حضرت کعب نے فرمایا کہ اللہ تعالٰی نے نبی اکرم صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی مثال بیان فرمائی ہے چنانچہ مشکوٰۃ سے آپکا سینہ مبارک اور زجاجہ سے دل شریف اور اس دل میں مصباح سے مراد خصوصی نبوت ہے جو کہ نبوت

قلنا ذکر القاضی البیضاوی فی تفسیر قولہ تعالیٰ المذکور النور فی الاصل کیفیۃ تدرکہا الباصرۃ اولاً وبواسطتہا سائر المبصرات کالکیفیۃ الفائضۃ من النیرین علی الاجرام الکثیفۃ المحاذیۃ لہما وھو بہذا المعنے لا یصح اطلاقہ علی اللہ تعالیٰ الا بتقدیر مضاف کقولک زید کرم بمعنے ذوکرم او علی تجوزہ بمعنے منور السموات والارض وقد قری بہ فانہ تعالیٰ نورھا بالکواکب وما یفیض عنہا من الانوار او بالملٰئکۃ والانبیاء وذکر غیر ذالک من التاویلات وکذا قال فی الجلالین ای منورھا بالشمس والقمر قال السید سلیمان الجمل انما اولہ باسم الفاعل لان حقیقۃ النور کیفیۃ ای عرض یدرک بالبصر فلا یصح حملہ علی الذات الاقدس وقال الامام محی السنۃ فی معالم التنزیل اختلف اہل العلم فی معنے ھذا التمثیل فقال بعضہم وقع ھذا التمثیل لنور محمد صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال ابن العباس لکعب الاحبار اخبرنی عن قولہ تعالیٰ مثل نورہ کمشکوٰۃ فقال کعب ھذا مثل ضربہ اللہ لنبیہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فالمشکوٰۃ صدرہ والزجاجۃ قلبہ والمصباح فیہ النبوۃ توقد من شجرۃ مبارکۃ ھی شجرۃ النبوۃ یکاد نور محمد

کے شجر مبارک سے روشن ہے حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا معاملہ اگرچہ آپ لوگوں سے نہ فرمائیں کہ میں نبی
ہوں تاہم واضح ہو جاتا ہی جیسے صاف و شفاف زیتون کا تیل آگ کے چھوئے بغیر روشن ہو جاتا ہے تو حضرت
سالم حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی ہیں کہ اس آیت میں مشکوٰۃ سے مراد نبی اکرم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا
بطن اقدس ہے اور مصباح وہ نور ہے جو اللہ تعالیٰ نے اس بطن شریف میں رکھا یا لا شرقیۃ ولا غربیۃ یعنی نہ یہودی ہیں اور
نہ عیسائی انہیں شجر مبارک حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ضیا ملتی ہے نور علیٰ نور یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام اور نبی اکرم
صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نور مل گئے دو نور اکٹھے ہو گئے محمد بن کعب قرظی نے اس آیت کے معنے یوں بیان کیا کہ مشکوٰۃ سے مراد ابراہیم
علیہ السلام اور زجاجہ سے اسمٰعیل علیہ السلام اور مصباح سے مراد نبی اکرم نور مجسم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب
اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام مصباح رکھا جیسے کہ آپ کو سراج منیر فرمایا اور شجرہ مبارکہ سے حضرت ابراہیم علیہ السلام مراد ہیں آپ کو مبارکہ
اس لئے کہا کہ اکثر انبیا آپ کی پشت سے ہیں لا شرقیۃ ولا غربیۃ سے مراد یہ ہے کہ ابراہیم علیہ السلام نہ یہودی تھے اور نہ عیسائی
بلکہ باطل سے اعراض کرنیوالے خدا پرست تھے کیونکہ یہودی مغرب کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے ہیں اور عیسائی مشرق کی طرف یکاد زیتہا یضیئ ولو لم تمسسہ نار کا معنے
یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خوبیاں قبل از وحی لوگوں پر آشکارا ہو گئی تھیں نور علیٰ نور یعنی نبی اکرم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نبی ہیں اور نبی یعنی حضرت
ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں ہیں انتہی کلام المعالم یہ تمام نقول ہمارے قول کی تائید کرتی ہیں اور شرک لازم نہیں آتا کیونکہ نور کا اطلاق اللہ
تعالیٰ پر مجازاً ہے جیسے کہ تفصیلاً مذکور ہوا یہ آخری فوائد ہیں جنہیں ہم نے جمع کیا اور وہ نایاب جواہر ہیں جنہیں ہم نے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے
معتبر کتابوں سے نقل کیا اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ان کے ذریعے ہدایت کے متلاشیوں اور راہ راست پر چلنے والوں کو اپنے حبیب اکرم نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور
آپ کی آل پاک کے طفیل نفع عطا فرمائے ۔ (عبد الحق بن میر احمد جابری نسباً غور غشتوی مسکناً حنفی مذہباً چشتی مشرباً عفی اللہ عنہ)

والمرتبين للناس لو لم يتكلم انه نبي كما يكاد ذالك الزيت يضيئ ولو لم تمسسه النار وروى سالم عن ابن عمر رضي الله تعالى عنهم في هذه الآية
قال المشكوة جوف محمد والمصباح النور الذي جعله الله فيه لا شرقية ولا غربية لا يهودي ولا نصراني توقد من شجرة مباركة ابراهيم نور على نور قلب
ابراهيم ونور قلب محمد صلى الله تعالى عليه وسلم وقال محمد بن الكعب القرظي المشكوة ابراهيم والزجاجة اسماعيل والمصباح محمد صلوات الله تعالى عليهم اجمعين
سماه مصباحا كما سماه سراجا منيرا فقال الله تعالى وسراجا منيرا توقد من شجرة مباركة وهي ابراهيم سماها مباركة لان اكثر الانبياء من صلبه
لا شرقية ولا غربية يعني ابراهيم لم يكن يهوديا ولا نصرانيا ولكن كان حنيفا مسلما لان اليهود تصلي قبل المغرب والنصارى
قبل المشرق يكاد زيتها يضيئ ولو لم تمسسه نار تكاد محاسن محمد صلى الله تعالى عليه وسلم تظهر للناس قبل ان يوحى اليه نور على
نور نبي من نسل نبي نور محمد على نور ابراهيم انتهى فهذه النقول كلها تويد ما قلنا ولا يلزم الشركة لان اطلاق النور على الله
تعالى على سبيل المجاز فافهم هذا اخر ما جمعناه من الفوائد والتقطناها من الكتب المعتبرة بعون الله تعالى واسئله ان ينفع بها الطالبين
المرشدين والسالكين بحق السيد الجيد المنتخب النبي صلى الله تعالى عليه وسلم وآله الاصحاب وانا العبد عبد الحق بن مير احمد الجابري نسبا الغورغشتوي مسكنا
والحنفي مذهبا والچشتي مشربا عفي الله عنه ذنبه الجلي والخفي

(مطبوعہ لاہور آرٹ پریس انارکلی لاہور)

ہمارا کام

آپ کی ضرورت کے مسائل پر لٹریچر پیش کرنا اور اعمال و عبادات عقائد و نظریات، اخلاق و معاملات پر رسائل مہیا کرنا ہے چنانچہ جمعیت نے اپنی ذمے داری کو بفضلہ تعالیٰ اچھے طریقے سے ادا کرنا شروع کر دیا ہے۔

آپ کا فریضہ

جمعیت کی شائع کی ہوئی کتابوں کو لے کر خود مطالعہ کریں اور اپنے دوست احباب کو بھی مطالعے کا شوق دلائیں اس میں ہمیں دلی مسرت ہوگی۔

مجموعہ صلوات الرسول (عربی): محبت و عقیدت کا سرچشمہ درود پاک کا مجموعہ ہونے کے ساتھ ساتھ بے شمار مسائل کا خزینہ ہے از حضرت غوث زمان خواجہ عبدالرحمان چھوہروی قدس سرہ تین جلد ہدیہ ۱۵ روپے۔

بہار شریعت: اردو زبان میں نماز، روزہ، حج، زکوۃ، نکاح، طلاق، عبادات، اور معاملات کے ہزاروں مسائل کا سلیس اور عام فہم بیان ہے ہر باب کی ابتداء میں اس کے مناسب قرآن مجید کی آیات اور حدیثیں نقل کر دی گئی ہیں اس کے بعد فقہ کے مسائل دل نشین پیرائے میں بیان کیے گئے ہیں اور باقاعدہ کتابوں کا حوالہ دیا گیا ہے غرض یہ کتاب عوام اور علماء دونوں کے لیے بے حد مفید ہے ہر مسلمان کو یہ کتاب اپنے گھر میں رکھنی چاہیے تاکہ شریعت کے مسائل سے بآسانی آگاہ ہو سکے از حضرت صدر الشریعۃ مولانا امجد علی صاحب قدس سرہ ۱۷ حصے

توضیح البیان: اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خاں قدس سرہ کا ترجمہ قرآن مجید مع تفسیر از صدر الافاضل مولانا نعیم الدین مراد آبادی قدس سرہ تاج کمپنی نے خوبصورت انداز پر کیا شائع کر دیا کہ بعض لوگوں کو سخت اضطراب محسوس ہوا انہوں نے ترجمہ و تفسیر پر اعتراضات کیے اور ایک کتابچہ شائع کر دیا فاضل نوجوان مولانا غلام رسول صاحب سعیدی صدر مدرس جامعہ نعیمیہ گڑھی شاہو لاہور نے بڑی تحقیق و تدقیق سے ان اعتراضات کے جواب دئے ہیں اور کمال یہ ہے کہ کہیں بھی حق و انصاف کا دامن ہاتھ سے جانے نہیں دیا رمضان شریف ۱۳۸۹ھ کے آخر تک شائع ہو رہی ہے۔ صفحات ۴۸۰ سائز $\frac{۲۲\times۱۸}{۸}$

جمعیت کی مطبوعات ملنے کا پتہ

آستانہ عالیہ، چھور شریف، ہر پور، ہزارہ

طباعت سرورق رہن پریس لمیٹڈ، لاہور